بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ انوارِ مدینہ

جلد : ۲۲ | ذیقعدہ ۱۴۳۵ھ / ستمبر ۲۰۱۴ء | شمارہ : ۹

سیّد محمود میاں
مُدیر اعلٰی

سیّد مسعود میاں
نائب مُدیر

بدلِ اشتراک

پاکستان فی پرچہ 25 روپے......سالانہ 300 روپے
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات.....سالانہ 50 ریال
بھارت، بنگلہ دیش .... سالانہ 13 امریکی ڈالر
برطانیہ، اَفریقہ .... سالانہ 13 ڈالر
اَمریکہ .... سالانہ 16 ڈالر
جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ اور اِی میل ایڈریس
www.jamiamadniajadeed.org
E-mail: jmj786_56@hotmail.com

ترسیلِ زر و رابطہ کے لیے

''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور
اَکاؤنٹ نمبر اَنوارِ مدینہ 2-7914-100-020-0954
مسلم کمرشل بنک کریم پارک برانچ راوی روڈ لاہور (آن لائن)

رابطہ نمبر: 042-37726702,03334249302
جامعہ مدنیہ جدید (فیکس) : 042 - 35330311
خانقاہِ حامدیہ : 042 - 35330310
فون/فیکس : 042 - 37703662
موبائل : 0333 - 4249301

مولانا سیّد رشید میاں صاحب طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر
دفتر ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے شائع کیا

اس شمارے میں

حرفِ آغاز		۴
درسِ حدیث	حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب	۱۰
اِسلام کیا ہے ؟	حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی	۱۸
پیارے بچوں کے لیے قرآن کے پیارے قصے	حضرت مولانا شیخ مصطفی صاحب وہبہ	۲۰
سیرت خلفائے راشدین	حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنوی	۲۷
فرقہ وَاریت کیا ہے، کیوں ہے اور سدِّ باب کیا ہے	حضرت مولانا منیر اَحمد صاحب	۲۹
اِسلامی معاشرت	حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری	۳۶
فضائلِ سورۂ اِخلاص	الشیخ محمد یوسف بن عبداللہ الارمیونی	۳۹
ڈیجیٹل تصویر: دارُالعلوم دیو بند کا مؤقف اور...	حضرت مولانا مفتی زین الاسلام صاحب قاسمی	۴۱
حاصلِ مطالعہ	حضرت مولانا نعیم الدین صاحب	۵۵
سالانہ اِمتحانی نتائج دورۂ حدیث شریف		۵۹
اَخبار الجامعہ	مولانا اِنعام اللہ صاحب	۶۳

دُعائے صحت کی اَپیل

جامعہ مدنیہ جدید کے اُستاذ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلہم بوجہ عارضۂ قلب کچھ عرصہ سے علیل ہیں، اُن کی اور دیگر بیماروں کی صحت یابی کے لیے قارئین سے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔ (اِدارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

سیّد محمود میاں

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّابَعْدُ !

عید الفطر کے کچھ روز بعد ہی سے جامعات میں اَساتذہ اور عملہ کی واپسی اور نئے سال کے داخلوں کی تیاری کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے، تاریخِ داخلہ کے قریب آتے ہی بیرونِ ملک اور ملک بھر سے طلباء کی آمد بھی تیزی سے شروع ہوجاتی ہے، اِس کے ساتھ ہی اِنٹیلی جنس اِداروں کے اہلکاروں کی آمد کا بے ربط اور لامتناہی سلسلہ بھی شروع ہوجاتا ہے ۔ ہماری نظر میں اُن کی یہ بھاگ دوڑ نا صرف سرکاری خزانہ کا ضیاع ہے بلکہ بے فائدہ بھی ہے، بغیر کسی پیشگی منصوبہ بندی کے جاری اِس دوڑ دھوپ نے اُلٹا اِن اِداروں کو ہلکان کر ڈالا ہے حالات قابو میں آنے کے بجائے دِن بدن بے قابو ہوتے چلے جارہے ہیں، اِن کے دفاتر میں جھوٹی سچی رپورٹوں پر مشتمل پلندوں کے اَنباروں کو دیکھ کر خود اُن کے اَفسران ہی چکرا جاتے ہیں جب سِرا ہی ہاتھ نہیں لگتا تو اُن پر چڑ چڑا پن طاری ہوجاتا ہے، اُن کے بس کی بات نہیں کہ وہ اِن کا بغور مطالعہ کر پائیں لہٰذا اَدھوری اور سرسری نظر کے بعد جو ''ہوائی خلاصہ'' تیار کیا جاتا ہے وہ غلط ہی ہوتا ہے اِسی لیے اِن کے بل بوتے پر ہونے والی کارروائیاں بھی ''اَندھی گولی'' سے زیادہ کچھ حیثیت نہیں رکھتیں جس کے نتیجہ میں قیامِ اَمن کے بجائے ملک میں اَفراتفری اور اِنتشار ہی بڑھتا چلا جارہا ہے ۔

جامعہ مدنیہ جدید اور ملک کے دیگر تمام دینی مدارس میں قرآن وحدیث کی تعلیم کا آغاز ہوتے ہی سی آئی ڈی کی ایسی بھرمار ہوتی ہے جیسی کہ ہندوستان سے سکھ زائرین کی آمد کے موقع پر ہونی چاہیے جو رنجیت سنگھ کی مڑھی، حسن اَبدال یا ننکانہ اپنے مذہبی تہواروں کے مواقع پر آتے ہیں مگر جن کا پڑھنا پڑھانا

''قال اللہ اور قال الرسول'' ہے جو اِیمان کے مضبوط، قول و فعل میں کھرے، سب سے بڑھ کر ملک وقوم کے وفادار، جن کی قربانیاں تاریخ کی اَن مٹ نقوش ہوں ایسے مسلمان بھائیوں کے بارے میں اِس نوعیت کی کارروائیاں سمجھ سے بالا ہیں، اگر یہ طلباء تعلیم کی غرض سے بالفرض ہندوستان، اَمریکہ، برطانیہ، برما جیسے ممالک میں جاتے اور وہاں اِس قسم کی کڑی نگرانیوں کا سامنا کرنا پڑتا تو یہ قرینِ قیاس ہوتا مگر اِسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک میں دینی مدارس کے ساتھ یہ سلوک کوئی مسلمان نہیں کرسکتا یقیناً اِس کے پیچھے سیکولر ذہنیت، قادیانی اور آغا خانی ہاتھ کار فرما ہے جو نہ صرف دینی قوتوں کا قلعہ قمع کرنا چاہتا ہے بلکہ ہمارے ملک کی بنیادیں بھی کھوکھلی کرنے کے دَرپے ہے۔

عید الفطر کی چار پانچ روز بعد کی بات ہے جامعہ میں تعلیمی سلسلے کا آغاز ہو رہا تھا کہ جامعہ کے ناظمِ تعلیمات مولانا خالد محمود صاحب نے مجھے ایجنسیوں کی طرف سے آنے والا ایک فارم بھیجا جسے پڑھ کر بہت حیرت ہوئی، خاص طور پر اُس کے آخر میں درج شق نمبر۴ کے مندرجات پڑھ کر تو حیرت کے ساتھ اَفسوس بھی ہوا، اِس کے ساتھ ایک اور فارم بھی بھیجا گیا جو جامعہ کے اُن اَساتذہ اور عملہ کے لیے تھا جو اپنے کنبہ کے ساتھ جامعہ کی رہائشگاہوں میں رہتے ہیں۔

راقم نے وفاق المدارس کے ناظم حضرت مولانا محمد حنیف صاحب جالندھری سے رابطہ کر کے صورتِ حال بتلائی وہ بھی بہت حیران ہوئے اور فرمایا کہ یہ فارم ہرگز پُر نہ کیا جائے، دفترِ تعلیمات نے یہ دونوں فارم ملتان میں وفاق المدارس کے مرکزی دفتر کو اِی میل کر دیے، اُدھر ایجنسیوں کے اہلکار مسلسل آتے رہے اور جلد فارم پُر کر کے دینے کا اِصرار کرتے رہے، اُن کا یہ بھی کہنا تھا کہ رائیونڈ میں وزیرِاعظم کی رہائش کے پانچ کلومیٹر کی حدود کے اَندر ہر کسی سے یہ فارم پُر کرائے گئے ہیں، میرے اِس اِستفسار پر کہ ہمارے قریب رائیونڈ روڈ پر واقع سپیریر یونیورسٹی اور دیگر کالجوں سے بھی کیا یہ فارم پُر کروائے گئے ہیں ؟ ڈی ایس پی سپیشل برانچ تسلی بخش جواب نہ دے سکے ! جامعہ کے دفترِ تعلیمات نے اہلکاروں کو بتلایا کہ اِس سلسلہ میں آپ ملتان میں وفاق المدارس سے رابطہ کریں وہ جو بھی فیصلہ کریں گے اُس پر عمل کیا جائے گا مگر وہ ہر بار یہیں آکر دباؤ ڈالتے رہے بظاہر وفاق سے رابطہ نہیں کیا۔

اِدھر دو دِن سے راقم حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم سے بھی رابطہ کی کوشش کرتا رہا اُن کی اِنتہائی مصروفیت کی وجہ سے رابطہ نہ ہو سکا، ۱۶؍ اگست کو ہمارے رابطہ کی کوشش اُن کے علم میں آئی تو اُن کی طرف پیغام مِلا کہ عصر کے بعد میں آپ سے رابطہ کروں گا، عصر کے بجائے مغرب بعد اُن کا فون آیا تو میں نے اُن کو صورتِ حال بتلائی اور فارم کے خاص مندرجات ذکر کیے، اُنہیں بھی سن کر تعجب ہوا میں نے عرض کیا کہ یہ دونوں فارم آپ کو اِی میل کر دیے جائیں ؟ تو اُنہوں نے فرمایا کہ

''ضرورت نہیں ہے، اِنشاء اللہ ہم یہ ہرگز پُر نہیں کریں گے میں ابھی بات کرتا ہوں''

اَگلی صبح دس بجے کے قریب ڈی ایس پی صاحب پھر اپنے اہلکاروں سمیت دفترِ تعلیمات میں آگئے تو مولانا اَمان اللہ صاحب نے مجھے فون پر بتلایا کہ وہ پھر پُر شدہ فارم لینے آگئے ہیں، میں نے اُن سے کہا کہ اِن کو بتلا دیں کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور وفاق المدارس سے ہم رابطے میں ہیں جب تک اُن کی طرف سے کوئی ہدایات نہیں آتیں ہم یہ فارم پُر نہیں کریں گے اور اگر آپ ضرورت سمجھیں تو اِن کو میرے پاس بھیج دیں، چند منٹ کے بعد وہ میرے پاس تشریف لے آئے اُن کا کہنا تھا کہ ہم ماتحت لوگ ہیں اُوپر سے گزشتہ رات عشاء کے وقت میرے گھر پر بذریعہ فون آرڈر آیا اِس لیے ہم آگئے، ہماری گفتگو کے جواب میں اُن کے پاس اِس کے علاوہ کوئی وزنی بات نہ تھی۔

ہم نے اُن کو بتلا دیا کہ اگر مولانا اور وفاق کی طرف سے اَثبات میں جواب آگیا تو ہم بِلا تأمل فارم پُر کر کے آپ کو دے دیں گے اور اگر نفی میں جواب آیا تو ہرگز نہیں دیں گے، اِس پر مجلس برخاست ہو گئی۔

اِس کے بعد میں نے مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو تازہ صورتِ حال سے آگاہ کیا، کچھ دیر بعد اُن کی طرف سے پیغام آگیا کہ

''میں نے رات ہی کو وزیر اَعلیٰ پنجاب شہباز شریف صاحب سے بات کر لی تھی اُنہوں نے اِطمینان دِلایا ایسا نہ ہوگا اور سپیشل برانچ والوں کو بھی ہدایات دے دی ہیں۔''

اِس کے بعد سے تا حال بحمد للہ اہلکاروں کا اِس سلسلہ میں پھر اِس طرف آنا نہیں ہوا۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا اور وفاق کے ذمہ داران کو اُن کی سعی مشکور پر اَجرِ عظیم عطا فرمائیں۔

اِن دونوں فارموں کا عکس بھی طبع کیا جا رہا ہے قارئین کرام بھی ملاحظہ فرمالیں :

سپیشل برانچ لاہور

نوٹ: شناختی کارڈ فوٹو کاپی لف کریں۔

سیکورٹی سروے برائے مساجد و مدرسہ /امام بارگاہیں /چرچ /بیت الذکر

-1 نام کالونی /آبادی--

-2 صرف متعلقہ کالم کو ٹک کیا جائے۔

نام مسجد و مدرسہ /امام بارگاہ /چرچ /بیت الذکر--

-3 نام مہتمم اعلیٰ--

-4 مکمل کوائف مہتمم اعلیٰ--

--مسلک--

-5 شناختی کارڈ نمبر-- رابطہ نمبر--

-6 موجودہ رہائش کا پتہ--

-7 مستقل /سابقہ رہائش--

-8 زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل--

-9 مسجد و مدرسہ /امام بارگاہ /چرچ /بیت الذکر ڈسٹرکٹ آفیسر کے پاس رجسٹر ہے یا نہ--

-10 مسجد و مدرسہ کے موذن /اساتذہ کی مکمل تفصیل--

-11 تفصیل موذن /اساتذہ

نمبر شمار	موذن /اساتذہ کے نام	موجودہ رہائش کا پتہ	مستقل رہائش	دیگر تفصیل

-12 تفصیل طلباء

نمبر شمار	نام طالب علم	موجودہ رہائش کا پتہ	مستقل رہائش کا پتہ	دیگر تفصیل

-13 تفصیل مقدمات تھانہ اگر کوئی ہے--

حلف نامہ /ضمانت نامہ /جرمانہ بحق سرکار

۱۔ میں مسمی /مسماۃ   اس بات کا حلفاً اقرار کرتا /کرتی ہوں کہ اوپر درج کیے گئے تمام کوائف میری دانست میں درست و حقائق پر مبنی ہیں۔

۲۔ میں مہتمم اعلیٰ اس بات کا ذمہ دار ہوں گا کہ مدرسہ میں پڑھنے والے تمام طلباء اور اساتذہ وطن عزیز کے خلاف کسی شر پسند سرگرمی و دہشت گرد سرگرمی میں ملوث نہ ہیں اور نہ ہی کسی دہشت گرد عناصر کے ساتھ ان کے تعلقات ہیں۔

۳۔ میں کسی دہشت گرد کو اپنے [illegible] پناہ نہیں دوں گا اور نہ ہی دہشت گردی میں استعمال ہونے والا مواد اپنے مدرسہ میں رکھوں گا۔

۴۔ اگر کوئی جھوٹ یا غلط بیانی ثابت ہوگی تو میرے خلاف ہر قسم کی قانونی کارروائی کی جائے اور میں بطور جرمانہ 10 لاکھ روپے بحق سرکار جمع کروانے کا پابند ہوں گا اور میں اس بات کا بھی پابند ہوں گا کہ میں کسی بھی طرح اپنے ادارہ کو وطن عزیز کے خلاف کسی شر پسند سرگرمی کے لئے استعمال نہ ہونے دوں گا اور نہ ہی کسی ایسے شخص کو ٹھہرنے یا قیام کی اجازت دوں گا جس کا دہشت گرد عناصر سے تعلق ہو۔

دستخط مہتمم اعلیٰ

دستخط SHO

Special Branch Punjab Lahore 0333-4402870

سپیشل برانچ لاہور

نوٹ: شناختی کارڈ فوٹو کاپی لف کریں۔

سیکورٹی سروے برائے رہائشی مکانات

1- نام کالونی/آبادی --

2- نام مالک مکان معہ ولدیت مع کرایہ دار --

3- قومیت ---------------- مسلک ----------------

4- شناختی کارڈ نمبر ---------------- رابطہ نمبر ----------------

5- موجودہ رہائش کا پتہ --

6- مستقل/سابقہ رہائش --

7- ملکیتی حیثیت: مالک مکان کرایہ دار

سنگل سٹوری ڈبل سٹوری ٹرپل سٹوری

8- تعداد کمرہ جات ---------------- 9- تعداد اہل خانہ ----------------

10- تعداد ملازمان ---------------- 11- زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل ----------------

12- کوائف اہل خانہ:۔

نمبر شمار	نام ولدیت اور شناختی کارڈ نمبر
1	
2	
3	
4	

13- کوائف ملازمان:

نمبر شمار	نام ولدیت اور شناختی کارڈ نمبر
1	
2	
3	

14- کتنے عرصے سے رہائش پذیر ہے۔

15- نوعیت ملازمت

16- تفصیل مقدمات تھانہ اگر کوئی ہے۔

حلف نامہ/ضمانت نامہ/جرمانہ/بحق سرکار

۱۔ میں مسمی/مسماۃ اس بات کا حلفاً اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ اوپر درج کیے گئے تمام کوائف میری دانست میں درست وحقائق پر مبنی ہیں۔

۲۔ میں مالک مکان اپنے مکان میں خود یا میرے اہلخانہ کسی دہشت گردی سرگرمی اور فعل کے مرتکب نہ ہوں گے اور نہ ہی ایسا کوئی مواد رکھوں گا جو دہشت گردی کے لئے استعمال ہوتا ہو۔

۳۔ میں اپنے مکان میں کسی دہشت گرد کو پناہ نہیں دوں گا اور نہ ہی اپنا مکان کسی ایسے شخص کو کرایہ پر دوں گا۔

۴۔ میں اپنا مکان کرایہ پر دینے سے پہلے کرایہ دار کی مکمل تصدیق اور چھان بین کا ذمہ دار ہوں گا اور کسی شخص کو بغیر معقول ضمانت مکان کرایہ پر نہیں دوں گا اور کرایہ دار کے متعلق برائے تصدیق (کوائف) مقامی تھانہ کو اطلاع دینے کا بھی پابند ہوں گا نیز اپنا مکان یا پراپرٹی فروخت کرنے کی صورت میں بھی متعلقہ تھانے کو اطلاع دینے کا پابند ہوں گا۔

۵۔ اگر کوئی جھوٹ یا غلط بیانی ثابت ہوگی تو میرے خلاف ہر قسم کی قانونی کارروائی کی جائے اور میں بطور جرمانہ 10 لاکھ روپے بحق سرکار جمع کروانے کا پابند ہوں گا اور میں اس بات کا بھی پابند ہوں گا کہ میں کسی بھی طرح اپنے گھر کو وطن عزیز کے خلاف کسی شرپسند سرگرمی کے لئے استعمال نہ ہونے دوں گا۔

دستخط مالک مکان دستخط کرایہ دار مکان دستخط SHO

اِس ملک کی بھاری اَکثریت اہل سنت والجماعت پر مشتمل ہے اِن ہی کی قربانیوں سے یہ وجود میں آیا ہے فارم کے اُوپر جلی سرخی میں سنی اَکثریت کو ''رافضیوں'' کے برابر کردیا گیا جبکہ پاکستان کے لیے ماسوائے سازشی کردار کے اِن کی کچھ قربانیاں نہیں، صدیوں سے اِسلام اور مسلمانوں کی پشت پر خنجر زنی کے سوا اِنہوں نے اور کیا کیا ہے ؟

پھر ''چرچ'' کا ذکر بھی جلی سرخی میں موجود ہے، پاکستان کی اِنتہائی چھوٹی کافر اَقلیت کے ساتھ مسلمانوں کا ذکر کر کے مسلمانوں اور اِسلام دونوں کی توہین کی گئی ہے۔ کیا ایجنسیاں پاکستان کے ساتھ سب سے بڑی اکثریت اہل سنت والجماعت کے تعلق کو شک کی نگاہ سے دیکھنے کا اِختیار رکھتی ہیں ! کیا اُن کے اِس عمل نے خود اُن کے اپنے کردار پر سوالیہ نشان قائم نہیں کردیا !

اور آخر میں ''بیت الذکر'' تحریر کر کے تو رہی سہی کسر بھی نکال دی، اِس وقت آسمان کی چھت کے نیچے دُنیا میں قادیانیوں سے بدتر شاید ہی کوئی مخلوق ہو، حضرت محمد ﷺ کے باغی اور دُشمنوں کے درجہ میں مسلمانوں کو لا کھڑا کرنا، اِس سے بڑھ کر اِسلام اور مسلمانوں کی کیا توہین و تذلیل ہو سکتی ہے !!

عقل کے کورے ناعاقبت اَندیش اور اپنے ہی دین و مذہب سے نا آشنا منصوبہ سازوں کے ہاتھوں ملک و ملت کا جنازہ اِسی طرح نکلا کرتا ہے۔

ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ اِس ناپاک جسارت کے مرتکب اَفراد کو بے نقاب کر کے جلد قرارِ واقعی سزا دی جائے۔ اِس قسم کے مچلکے ملک و قوم کے وفادار مسلمانوں کے بجائے رافضیوں اور دیگر غیر مسلم اَقوام سے بنواتے تو کوئی بات بھی تھی لیکن اِس ملک کی اَکثریت کے ساتھ ایسا عمل کسی بھی طرح ملک و قوم کے مفاد میں نہیں ہو سکتا۔

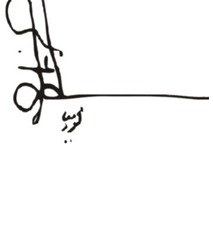

مولایَ صلِّ وسلِّم دائمًا ابدًا — درسِ حدیث — علٰی حبیبک خیرِ الخلقِ کلِّھِم

حضرت اَقدس پیرومرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اَللّٰہ تعالیٰ حضرتِ اَقدس ؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

جائز کاموں میں والدین کی اِطاعت ضروری ہے، ناجائز میں نہیں
دُنیا بھی دین بن جاتی ہے۔ داڑھی کا اِنکار یا نفرت کفر ہے
والدین کے کہنے پر بیوی کو طلاق نہ دینی چاہیے

(کیسٹ نمبر 80 سائیڈ A 1987 - 12 - 06)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس چیزیں تعلیم فرمائیں اور ہدایت فرمائی کہ اُن پر قائم رہو۔

ایک تو یہ کہ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک اور اُس کی صفات میں بھی اِسی طرح کسی کو شریک نہ سمجھنا اِس پر پختہ اِیمان رکھنا کہ اللہ پاک کی ذات واحد ہے ایک ہے ﴿ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ ﴾ وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ چاہے تمہیں کوئی مارنے والا مار دے جلانے والا جلا دے، چاہے مارے جاؤ چاہے جلائے جاؤ بہرحال اِس بات پر قائم رہنا ضروری ہے۔

دُوسری چیز اِرشاد فرمائی کہ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ ماں یا باپ کی نافرمانی نہ کرنا وَاِنْ اَمَرَاکَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ [1] اگرچہ وہ یہ کہیں کہ تم اپنے اہل اور مال سب چھوڑ کر نکل جاؤ، بہت بڑا حق

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ٦١

بتلایا گویا والدین کا اور باطنی اور حقیقی اَسباب میں تو خالق، رازق، رب، اللہ تعالیٰ ہیں لیکن ذرائع میں اور ظاہری اَسباب میں ماں اور باپ ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بعد اِن کا درجہ فرمایا ﴿ وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ﴾ یہ پندرھویں پارے میں سورۂ بنی اِسرائیل میں ہے اللہ تعالیٰ نے یہ طے فرمادیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو ﴿ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ﴾ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، (آگے اِرشاد فرمایا کہ) اگر بالکل بڑھاپے کے دَور کو پہنچ جائیں ﴿ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ كِلَاھُمَا ﴾ اُن میں سے کوئی ایک اِس حد کو پہنچ گیا یا دونوں پہنچ گئے اِس حد کو ﴿ فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا ﴾ تو نہ تو جھڑکو اور نہ یہ کہو کہ تنگ کر دیا تم نے ''اُف'' جیسے کرتے ہیں تنگ ہونے پر ﴿ وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴾ اچھی بات کہو اُن سے ﴿ وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ﴾ اِطاعت کا بازو اُن کے سامنے بڑی شفقت کے ساتھ رحمت کے ساتھ جھکائے رکھو ﴿ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴾ اور اُنہوں نے جو تمہیں تربیت کیا ہے اُس کے بدلے میں یہ دُعا بھی دو اُنہیں کہ اللہ تعالیٰ اِن پر رحمت فرما ایسے جیسے اِنہوں نے مجھے تربیت کیا ہے یعنی جس شوق اور محبت سے اِنہوں نے مجھے تربیت کیا ہے وہی محبت تو اِن کی طرف متوجہ فرما، وہی رحمت متوجہ فرما۔

دین کے ساتھ دُنیا کی تعلیم بھی :

آقائے نامدار ﷺ نے محض دین کی تعلیم نہیں دی، دُنیا کی بھی دی ہے رہن سہن کی بھی دی ہے، اِس کا تعلق دُنیا سے ہے بالکل اور بعضے دُنیا دار ہوتے ہیں مگر ماں باپ کے اِنتہائی مطیع ہوتے ہیں، ہیں وہ دُنیادار، دین دار نہیں کہلا سکتے وہ لیکن ماں باپ کی بڑی اِطاعت کرتے ہیں تو یہ نہیں کہ اِس پر اُنہیں ثواب نہیں مِل رہا بلکہ بڑا درجہ حاصل کر لیتے ہیں تو یہ اَلگ نیکی ہے۔

ماں باپ کی بددُعا کا کوئی توڑ نہیں ہے :

اور معاذ اللہ ماں باپ کی اگر نافرمانی کرے اور اُس کے بعد اُن کا دِل دُکھتا رہے اور وہ بددُعا دے بیٹھیں تو یہ بڑی سخت چیز ہے، اِس کے بارے میں اَولیاء کرامؒ نے لکھا ہے کہ اِس کا علاج کوئی نہیں ہوتا، اَوّل تو بددُعا نکلتی ہی نہیں اور دیتے ہیں تو لگتی نہیں، قرآنِ پاک میں ہے گیارھویں پارے میں

﴿وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَھُمْ بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ اِلَیْھِمْ اَجَلُھُمْ﴾ جو لوگ زبان سے کہتے ہیں اپنے مال یا اَولاد کے بارے میں، وہ زبان سے نکلنے والی بات اگر پوری ہوتی جائے تو پھر سب ختم ہوگیا ہوتا کب کا پھر تو کوئی بچتا ہی نا، تو ٹھیک ہے وہ جملے سخت بھی کہتے ہیں تنگ بھی کرتے ہیں برا بھی کہتے ہیں کوس بھی ڈالتے ہیں بعض دفعہ لیکن اللہ تعالیٰ اُن کے کلمات کو اُن پر نافذ نہیں فرماتے، لیکن اگر زیادہ دِل دُکھ جائے تو کبھی کبھار ایسے بھی ہوجاتا ہے معاذ اللہ خدا پناہ میں رکھے کہ اگر کسی کو لگ جائے ماں یا باپ کی بددُعا تو پھر اُس کا علاج کوئی بھی نہیں ہے۔ یہ تو ہوئی بات اُن تمام معاملات کی جو جواز کی حد میں ہیں۔

اور ایک وہ حقوق ہیں کہ جو اِسلام سے متعلق ہیں اُن میں کیا ہے یعنی ایک کافر ماں جو ہے بیٹے کو اِجازت نہیں دیتی کہ مسلمان ہو۔ مسلمان ہوگا بھی تو برا بھلا کہے گی، ڈانٹ ڈپٹ کرے گی، کوسے گی، پیٹے گی، سب کچھ کرے گی گو شفقت بھی رہے گی ساتھ بلکہ اُس کا برا کہنا ہی تعلق کی وجہ سے ہوگا تو اُس میں کیا حکم ہے ؟ اُس میں یہ حکم نہیں ہے کہ اُن کی بات مان لیں ﴿اِنْ جَاھَدَاکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ﴾ اگر یہ ماں باپ کوشش کریں کہ شرک پر آجاؤ معاذ اللہ کفر پر آجاؤ ﴿فَلَا تُطِعْھُمَا﴾ تو اُن کی اِطاعت نہ کرو ﴿وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا﴾ ہاں دُنیا میں اُن کے ساتھ زندگی اچھی گزارو، دُنیاوی معاملات کا جہاں تک تعلق ہے اُس میں اُن کا پورا پورا خیال رکھو۔

دُنیا کی بات بھی دین بن جاتی ہے :

اَب یہ دُنیا کی بات ''دین'' بن جائے بالکل سمجھ نہیں قبول کرتی اِس کو لیکن ہے ایسے، یہی چیز اللہ نے بتائی ہے کہ ہے یہ دُنیا کی بات، ماں باپ سے تعلق رکھنا، اُن کی بات پوری کرنا، اُن کی خواہش کا اِحترام کرنا بالکل دُنیا سے تعلق ہے اِس کا لیکن اِس میں ثواب ہے اور شریعت نے یہ بتلایا کہ مسلمان کا ہر عمل ثواب ہے، ہر عمل عبادت ہے چاہے بالکل دُنیا ہو کیونکہ اُس میں جواز، عدمِ جواز، اِن چیزوں کا وہ خیال رکھ رہا ہے تو وہ عبادت بنتا جا رہا ہے بظاہر دُنیا داری ہے بظاہر دُکانداری ہے لیکن وہ خیال رکھ رہا ہے کہ غلط نہ تول دُوں، غلط نہ ناپ دُوں، خراب چیز نہ دے دُوں، کوئی خریدار اچھے گمان سے آئے اور میں اُس سے کہوں یہ سودا اچھا ہے اور وہ سچ مچ خراب ہو یہ نہ ہونے پائے، اِس خیال سے نہیں کہ میری

تجارت کو نقصان ہو گا بلکہ اِس خیال سے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ منع فرمایا ہے تو پھر یہ عبادت بن جائے گی۔

ترکِ دُنیا کی تعلیم نہیں دی گئی :

اور اَنبیاء کرام کی تعلیم یہی ہے اَنبیاء کرام نے یہ نہیں کہا کہ تارک الدنیا ہو کے پہاڑ پر جا بیٹھو کسی اور جگہ جنگل میں جا بیٹھو یہ نہیں بتلایا بلکہ دُنیا میں رہنا سہنا بتلایا ہے اور اِس رہنے سہنے کو عبادت بنایا ہے وہ اِس طرح بنایا ہے کہ ہر چیز میں اللہ کی طرف رُجوع کرتے رہو اور ہر چیز میں خدا کے حکم کو ملحوظ رکھو وہ عبادت بنتا چلا جائے گا۔

ایک سبق آموز قصہ :

ایک شخص تھے بنی اِسرائیل میں جُرَیْج اُن کا نام ہے اُنہوں نے نماز کی نیت باندھ لی اور ماں نے آواز دی وہ کہنے لگے یَارَبِّ اُمِّیْ وَصَلَاتِیْ اِدھر میری ماں اُدھر میری نماز ! اَب اِسلام میں تو یہ حکم ہے کہ نماز میں اَنداز کر لو کہ کیا ہے وجہ اُس کی کہیں بچھو نے کاٹ لیا ہے؟ کہیں کرنٹ لگ گیا ہے؟ تو نیت توڑ دو، دوبارہ باندھ لو نیت اور اگر کوئی اور وجہ ہے اِس طرح سے کہ کوئی ضرورت ہے کسی چیز کی کسی کام کی وہ آواز بار بار دے رہی ہے اور پتہ نہیں چل نہیں سکا اُسے کہ نماز پڑھ رہا ہوں یا کیا ہے تو پھر مختصر کر دو، چار کی نیت باندھی ہے نفلوں کی تو دو پہ سلام پھیر کے بات سن لو اُس کی بعد میں دو پڑھ لو اِسلام نے یہ بتلایا ہے۔ اَب اُن کا دِل نماز میں لگا ہوا تھا خدا کی طرف لگا ہوا تھا، اُن کے ذہن میں وہ بات آئی جو اُس وقت تک تعلیم نہیں کی گئی تھی اُس کے بارے میں ہدایات نہیں دی گئی تھیں تفصیلات نہیں بتلائی گئی تھیں پچھلی اُمتوں کو، تو کہنے لگے کہ اِدھر میں تیرے ساتھ لگا ہوا ہوں خداوند کریم اُدھر میری ماں بلا رہی ہے یَارَبِّ اُمِّیْ وَصَلَاتِیْ اِدھر میری نماز ہے اُدھر ماں ہے ! اور پھر پڑھتے رہے پھر آواز دی اُس نے پھر پڑھتے رہے اِسی طرح کئی دفعہ ہوا آخر کو اُسے بہت تکلیف پہنچی معلوم نہیں اُسے کیا ضرورت پیش آئی ہوئی تھی جس سے اُس کے دِل کو تکلیف پہنچی بہت زیادہ، دلی صدمہ ہوا اور اُس نے کہا اچھا یہ میرے پاس نہیں آتا اور میرا منہ نہیں دیکھنا چاہتا تو خداوند کریم لَا یَمُتْ یہ اُس وقت نہ مرے جب تک

یہ فاحشہ اور بدکار عورتوں کا منہ دیکھنا اِسے نہ ملے یعنی مطلب تو یہی ہوا کہ میرا منہ نہیں دیکھنا چاہتا تو اِسے یہ سزا ملے کہ اِس کا واسطہ فاحشہ اور بدکار عورتوں سے پڑے۔ حقیقت تو یہ تھی نہیں کہ ماں کا منہ نہیں دیکھنا چاہتے تھے حقیقت تو یہ تھی کہ عبادت میں دِل لگا ہوا تھا اور وہ سوچتے تھے کہ عبادت جس میں میں لگا ہوا ہوں وہ اِختیار کروں یا ماں کے پاس جاؤں۔

دیگر مذاہب میں یہ تفصیلات نہ تھیں کہ دُنیاوی کام میں بھی ثواب مِل سکتا ہے :

کیونکہ دُوسرے مذاہب میں اِتنی تفصیلات نہیں تھیں کہ تم جو کام کرو اور خدا کی نیت سے کرو تو چاہے تم اِینٹ اُٹھا رہے روڑے اُٹھا رہے ہو کانٹا ہٹا رہے ہو راستے میں سے اُس پر بھی اَجر ہے بلکہ اِتنا اَجر مِل جاتا ہے کہ بخشش ہی ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کو پسند آجائے تو ایک عمل بھی بخشنے کے لیے کافی ہے۔

بہرحال واسطہ ضرور پڑا اُن کو بدکار عورت سے زِنا کار عورت سے اور اِلزام لگا دیا اُس عورت نے اچھا لوگوں کو جب پتہ چلا تو اُنہوں نے جو اِس کا گرجا تھا وہ ڈھا دیا، بڑا خراب آدمی بڑا یہ، بنا ہوا ہے بیٹھا ہوا ہے جیسے عوام کا رُجحان ہوتا ہے کہ اَگر عقیدت ہوگی تو حد سے بڑھ جائیں گے نفرت ہوگی تو حد سے بڑھ جائیں گے بلا تحقیق کے، اُن کا بیان بھی نہیں سنا صرف اُس عورت کے اِلزام پر ہی اُنہوں نے اُس کا صَوْمَعَہ گرجا ڈھا دیا جو عبادت خانہ تھا تو وہ اُتر کے آئے پہاڑی جیسی اُونچی جگہ پر بنا رکھا ہوگا تھوڑی اُونچی جگہ ہوگی اُنہوں نے کہا بات کیا ہے، لوگوں نے کہا یہ تیری کارستانی ہے اِنہوں نے وضو کی اور اُس کے بعد نماز بھی پڑھی غالبًا حدیث شریف میں آتا ہے اور پھر اُس سے پوچھا کہ بچے تیرا باپ کون ہے ؟ یَا بَابُوْسُ مَنْ اَبُوْکَ اَب وہ بچہ تو پیدا ہوا تھا بولنے کے قابل نہیں تھا لیکن اُس نے نام بتایا کہ فلاں ہے میرا باپ ! اَب یہ ایک عجیب چیز تھی کہ ایک بچہ جو اَبھی پیدا ہوا ہے چند گھنٹے گزرے ہوں یا چند دِن گزرے ہوں ایک یا دو دِن گزرے ہوں بمشکل، وہ بات بتائے اور جواب دے بات کا ! تو اُن کی عقیدت کی تو اِنتہا نہیں رہی اور اُنہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کا گرجا سونے سے بنائیں گے ! اُنہوں نے کہا نہیں مِنْ طِیْنٍ [1] بس یہ مٹی ہی سے بنادو۔

---

[1] بخاری شریف رقم الحدیث ۱۲۰۶ و ۲۴۸۲

مطلب یہ ہے کہ وہ عبادت میں تھے لگے ہوئے خشوع اور خضوع کی کیفیت تھی ماں بلا رہی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ عمل پسند نہیں ہے (کہ خشوع خضوع کی وجہ سے ماں کو نظر انداز کر دے) کیونکہ خشوع اور خضوع قائم رکھتے ہوئے ماں کی خدمت بھی تو ہو سکتی تھی وہ کرنی چاہیے تھی، اِسلام نے یہ تفصیلات بتا دیں کہ ایسی صورت میں نماز مختصر کر دو اور اُس کی بات سنو جا کر اور اگر زیادہ خطرہ ہو تو توڑ بھی سکتے ہو دوہرا لو اُسے اور جو یہ کام کرو گے تو یہ ثواب سے خالی نہیں اِس میں بھی ثواب ہے۔

ماں باپ کے کہنے پر بیوی کو طلاق نہ دینی چاہیے :

اور یہ جو فرمایا گیا چاہے تمہاری بیوی اور چاہے تمہارا مال سب وہ کہیں کہ چھوڑ کے چلے جاؤ یہ مبالغۃً اِرشاد فرمایا تعلیم کے لیے، ذہن اِنسان کا اِطاعت پر اِتنا زیادہ آجائے مطلب یہ نہیں ہے کہ سچ مچ ماں باپ ایسے کریں اور سچ مچ وہ ایسا کر دے بلکہ اگر ماں باپ کہیں کہ فلاں عورت کو طلاق دے دو اور کوئی شرعی وجہ نہ ہو تو اُسے اِختیار ہے دے یا نہ دے بلکہ نہ دینا زیادہ ضروری ہے۔ فقہاء نے جنہوں نے تمام اَحادیث کا مطالعہ کیا ہے اور اُس سے پھر مذہب کی حقیقت نکالی ہے اُنہوں نے پھر یہ فرمایا کہ اگر کوئی شرعی وجہ نہیں ہے تو بالکل ضروری نہیں ہے ماں باپ کا ماننا بلکہ نہ مانے طلاق نہ دے، یہاں اِرشاد ہے کہ چاہے تمہاری بیوی اور چاہے تمہارا مال وہ سب کچھ چھڑوانا چاہیں پھر بھی چھوڑ دو.......... (اَب حدیث کے مطابق تو) جو بھی کچھ ہے سب چھوڑ کر چلے جاؤ اور اُن کی بات مانو، بظاہر اِس میں یہ کلمات آرہے ہیں لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے اِس حدیث شریف کا کہ اِنتہا درجے اِطاعت کرو جہاں تک شریعت نے تمہیں اِجازت دی ہے اُس میں بالکل کوتاہی نہ کرو، مگر جہاں شرعی حکم آجائے وہاں بس پھر رُک جاؤ اَب اُن کی اِطاعت نہیں کی جائے گی ﴿ وَاِنْ جَاھَدَاکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا ﴾ اُن کی اِطاعت نہ کرو۔

تدبیر کیا اور کیسے کرے ؟

حسنِ بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا ایک مسئلہ کہ عشاء کی نماز اور اَندھیرا، یہ چراغ اور روشنی اور بجلی یہ تو تھی ہی نہیں بلکہ لالٹینیں بھی نہیں تھیں مٹی کا تیل بھی نہیں تھا تو اُس زمانے میں اَندھیری

رات کو لڑکا سمجھدار ہو وہ جانا چاہے نماز کے لیے عشاء کی اور ماں منع کرے کہ نہیں گھر میں ہی پڑھ لو تو اُن سے پوچھا مسئلہ کہ کیا کرے ؟ اُس کی بات مانے کیونکہ جب وہ جائے گا باہر جب تک واپس نہیں آئے گا نماز پڑھ کے وہ تشویش میں رہی گی پریشانی میں رہے گی تو اُس کی بات مان کے رُک جائے یا جماعت میں جائے تو اُنہوں نے فرمایا کہ نہیں اِنْ مَنَعَتْهُ اُمُّهٗ شَفْقَةً لَمْ يُطِعْهَا اُس میں اُس کی بات وہ نہیں مانے گا لیکن جواب کیسے دے، تلخ جواب دے یا کیا کرے ؟ اَصل میں بہلا دینا چاہیے جیسے کسی کو خوش کر دیتے ہیں کسی اَنداز سے کوئی جملہ کہہ کے کوئی فقرہ کہہ کے کوئی اور بات کر کے کسی اور چیز میں لگا کے اِس طرح سے کارروائی کی جائے اُن کے ساتھ کیونکہ وہ تو بالکل شفقت میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں اِس لیے کوئی اچھے کلمات ہی کہے جائیں گے کوئی اچھی تدبیر ہی سامنے رکھی جائے گی تاکہ اُن کے ذہن سے وہ بات بھی محو ہو جائے اور شریعت کے خلاف بھی نہ ہونے پائے۔

والدین کی کفریہ حرکتیں !

اَب تو عجیب باتیں سننے میں آتی ہیں یعنی وہ داڑھی رکھنا بھی چاہتے ہیں اور ماں نہیں رکھنے دیتی، ماں کہتی ہے میں تیرا دُودھ نہیں معاف کروں گی، کبھی کچھ کہہ دیتی ہے کبھی کچھ کہہ دیتی ہے، اِن باتوں میں کیا ہے ؟ اِن باتوں میں نہیں مانی جاسکتی اور ماں کا دُودھ معاف کرنا، نہ کرنا یہ تو کوئی چیز ہے ہی نہیں شرعًا لیکن ایسے لوگ ہیں جو رکھنا چاہتے ہیں ہمارے علم میں بھی آئے ہیں مسئلہ بھی اُنہوں نے پوچھا ہے اور وہ ماں اِتنی بڑی دھمکی دیتی ہے جو اُس کے نزدیک سب سے بڑی دھمکی ہے کہ میں تیرا دُودھ نہیں معاف کروں گی وغیرہ وغیرہ تو ایسی چیزیں نہیں چل سکتیں کیونکہ وہ بالکل شریعت سے متقابل ہیں لیکن اِس کے جواب میں بچہ اُنہیں برا بھلا کہنا شروع کر دے، بے غیرت ہو، بے دین ہو، ایسی کی تیسی تمہاری وغیرہ وغیرہ، یہ بات نہیں کر سکتا بیٹا، چپ رہے گا ٹل جائے گا ہٹ جائے گا جیسے کہ کسی نہ کسی طرح وقت گزاری ہو اُس طرح پر کرے گا کارروائی ایسی صورت میں، اُن کو برا نہیں کہہ سکتا تلخ کلامی نہیں کر سکتا زیادہ تلخ کلامی کریں وہاں سے چلا جائے کسی اور جگہ، کوئی اور تدبیر کرے تدبیریں بہتیری ہیں اِنسان کر سکتا ہے اگر سوچے تو۔ تو اللہ تعالیٰ اِس طرح کی آزمائشوں سے بھی بچائے لیکن اِتنی

بڑی جہالتیں جو ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو بھی ہدایت دے، یہ کہنا کیسے درست ہے ماں کا کہ میں دُودھ نہیں معاف کروں گی، تم دُودھ نہیں معاف کروگی تو خدا تمہیں معاف کردے گا ؟ کہ تم اِس طرح کی ایک نیکی سے اُسے روک رہی ہو ! اور تم سنت کی منکر بن رہی ہو۔

داڑھی کا اِنکار یا نفرت کفر ہے :

داڑھی نہ رکھنا گناہ ہے بس، لیکن داڑھی کا اِنکار کرنا یہ تو کفر ہے، اَنبیاءِ کرام کی رہی ہے بادشاہ رکھتے رہے ہیں جارج پنجم تک بھی رکھتے رہے ہیں اَولیاءِ کرام کی چلی آرہی ہیں تسلسل سے تو اِس کا تو اِنکار ہی ممکن نہیں، ایسی چیزیں ہیں عجیب وغریب، مسواک ہے اَب مسواک چلی آرہی ہے اور ساری دُنیا میں ہر آدمی جو ذرا دین کے قریب آیا پتہ ہے اُسے کہ یہ سنت ہے مگر نہ کرنا محرومی ہے، ایک سنت سے محروم رہا، داڑھی نہ رکھنا محرومی ہے کہ ایک واجب ترک کر رہا ہے لیکن اِنکار کردینا یہ اور چیز ہے یہ تو بہت بڑا گناہ ہے یہ کفر ہوجائے گا جیسے کہ اَکثریت مسلمانوں کی ایسی ہے کہ نماز پڑھتے ہی نہیں، ہیں وہ مسلمان اِسلام کے لیے جان بھی دے دیں گے اِیمان موجود ہے نماز نہیں پڑھتے تو وہ گناہگار کہلائیں گے یہ نہیں کہ کافر کہلائیں بس گناہگار کہلائیں گے اور اگر اُن میں سے کوئی نماز کا اِنکار کردے کہ ہے ہی نہیں نماز تو، چیز ہی کیا ہے، شریعت میں آئی ہی نہیں تو وہ کافر ہوجائے گا مگر ایسا مسلمان کوئی بھی نہیں، جس سے بات کریں گے یہی کہے گا بھئی ہم گناہگار ہیں نہیں پڑھ سکتے، پڑھنے لگیں گے دُعا کرو ہم پڑھنے لگیں، کوئی بڑا نصیحت کرے گا تو کہیں گے جی دُعا کرو ہم پڑھنے لگیں۔

تو اِس لیے یہ جو چیزیں ہیں اگر اِن کے بارے میں ماں یا باپ اِس طرح کی باتیں کریں تو وہ تو معاذ اللہ کفر ہے، ایسی صورت میں اُن کی اِطاعت نہیں کی جاتی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ بھی نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا..............

قسط : ۹

اِسلام کیا ہے ؟

﴿ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی رحمۃ اللہ علیہ ﴾

ساتواں سبق

معاملات میں سچائی و اِیمانداری اور اَکلِ حلال و حقوق العباد کی اہمیت

حرام مال کی نجاست اور نحوست :

مال حاصل کرنے کے جن ناجائز اور حرام ذریعوں کا ذکر پہلے کیا گیا ہے اُن کے ذریعے جو مال بھی حاصل ہوگا وہ حرام اور ناپاک ہوگا اور جو شخص اِس کو اپنے کھانے پہننے میں اِستعمال کرے گا رسول اللہ ﷺ کا اِرشاد ہے کہ اُس کی نمازیں قبول نہ ہوں گی، دُعائیں قبول نہ ہوں گی حتی کہ اَگر وہ اِس سے کوئی نیک کام کرے گا تو وہ بھی اللہ کے یہاں قبول نہ ہوگا اور آخرت میں وہ اللہ کی خاص رحمتوں سے محروم رہے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

''جو شخص (کسی ناجائز طریقے سے) کوئی حرام مال حاصل کرے گا اور اُس سے صدقہ کرے گا تو اُس کا یہ صدقہ قبول نہ ہوگا اور اُس میں جو کچھ (اپنی ضرورتوں اور مصلحتوں میں) خرچ کرے گا اُس میں برکت نہ ہوگی۔ اور اگر اِس کو ترکہ میں چھوڑ کر مرے گا تو وہ اُس کے لیے جہنم کا توشہ ہوگا۔ یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ بدی کو بدی سے نہیں مٹاتا (یعنی حرام مال کا صدقہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ نہیں بن سکتا) بلکہ بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے، کوئی ناپاکی دُوسری ناپاکی کو ختم کر کے اُس کو پاک نہیں کر سکتی۔''

ایک دُوسری حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ :

''اللہ تعالیٰ خود پاک ہے اور وہ پاک اور حلال مال ہی کو قبول کرتا ہے۔''

پھر ایک حدیث میں آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو دُور دَراز کا سفر کر کے (کسی خاص متبرک مقام پر دُعا کرنے کے لیے) اِس حال میں آئے کہ اُس کے بال پراگندہ ہوں اور سر سے پاؤں تک وہ غبار میں اَٹا ہوا ہو اور آسمان کی طرف دونوں ہاتھ اُٹھا اُٹھا کے وہ خوب اِلحاح کے ساتھ دُعا کرے اور کہے :

''اے میرے پروردگار ! اے میرے رب ! لیکن اُس کا کھانا پینا مالِ حرام سے ہو اور اُس کا لباس بھی حرام کا ہو اور حرام مال ہی سے اُس کی پرورش ہوئی ہو تو اِس حالت میں اُس کی یہ دُعا کیونکر قبول ہوگی۔''

مطلب یہ ہے کہ جب کھانا پہننا سب حرام مال سے ہو تو دُعا کی قبولیت کا کوئی اِستحقاق نہیں رہتا، ایک دُوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

''اگر کوئی شخص ایک کپڑا دس درہم میں خریدے اور اُن دس میں سے ایک درہم حرام کے ذریعہ سے آیا ہو تو جب تک وہ کپڑا جسم پر رہے گا اُس شخص کی نماز بھی اللہ کے یہاں قبول نہ ہوگی۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

''جو جسم حرام مال سے پلا ہو، وہ جنت میں نہ جا سکے گا۔''

بھائیو ! اگر ہمارے دِلوں میں ذرّہ برابر بھی اِیمان ہے تو رسول اللہ ﷺ کے اِن اِرشادات کے سننے کے بعد ہم کو قطعی طور سے طے کر لینا چاہیے کہ خواہ ہمیں دُنیا میں کیسی تنگدستی اور تکلیف سے گزارا کرنا پڑے، ہم کسی ناجائز اور حرام ذریعہ سے کبھی کوئی پیسہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے اور بس حلال آمدنی ہی پر قناعت کریں گے۔ (جاری ہے)

قسط : ۹

قصص القرآن للاطفال

پیارے بچوں کے لیے قرآن کے پیارے قصے

﴿ الشیخ مصطفٰی وہبہ، مترجم مفتی سیّد عبد العظیم صاحب ترمذی ﴾

﴿ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ ﴾

ایک رات بادشاہ نے خواب دیکھا کہ سات کمزور دُبلی پتلی گائیں سات موٹی تازی گائیوں کو کھا رہی ہیں اور اُس نے سات خشک بالیاں اور سات دانوں سے بھری بالیاں دیکھیں۔ یہ دیکھ کر بادشاہ خوفزدہ ہوگیا اور اُس نے اَراکینِ سلطنت کو بلایا اور اُن سے اپنے خواب کی تعبیر دریافت کی جب سبھی تعبیر دینے سے عاجز ہوگئے تو کہنے لگے یہ خواب تو دِل میں پیدا ہونے والے خیالات کا مظہر ہے اِس کی کوئی تعبیر نہیں۔ ساقی نے جب اِس خواب کو سنا تو اِسے حضرت یوسف علیہ السلام یاد آگئے کہ وہ کیسی بصیرت اور دانائی سے خواب کی درست تعبیر بتاتے ہیں چنانچہ اُس نے بادشاہ سے اِجازت طلب کی کہ آپ سے جا کر خواب کی تعبیر پوچھے، ساقی نے جیل جا کر بادشاہ کا خواب سنایا اور تعبیر دریافت کی۔

﴿ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴾ [1]

"اے یوسف، اے سچے ! تعبیر دے ہم کو اِس خواب کی کہ سات گائیوں موٹی اُن کو کھائیں دُبلی گائیں، اور سات بالیاں ہری اور دُوسری سوکھی، تا کہ میں لوگوں کو جا کر بتاؤں شاید اُن کو معلوم ہو۔"

---

[1] سُورۂ یوسف : ۴۶

حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر دی کہ مصر میں سات سال ایسے خوشحالی اور فراوانی کے آئیں گے کہ اُن میں ہر چیز کی کثرت اور بہتات ہوگی پھر اُس کے بعد اگلے سات سالوں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے زمین خشک ہوجائے گی اور غلہ واَناج کی کمی ہوجائے گی پھر اِس کے بعد بارش کی کثرت کی وجہ سے ہر چیز کی فراوانی ہوجائے گی۔ آپ نے اہلِ مصر کو نصیحت فرمائی کہ وہ خوشحالی کے زمانے میں خوب کاشتکاری کریں اور قحط سالی کے وقت کے لیے ذخیرہ اَندوزی کرلیں تاکہ جمع شدہ غلہ قحط سالی میں کام آسکے۔ ساقی نے بادشاہ کو جاکر تعبیر بتلادی۔ اپنے خواب کی تعبیر سن کر بادشاہ کو آپ کے علم و حکمت کی گہرائی کا اَندزہ ہوا چنانچہ اُس نے حکم دیا کہ آپ کو جیل سے رہا کیا جائے تاکہ وہ آپ کو اپنا مشیر بنا کر اَراکینِ سلطنت میں شامل کرسکے۔ قاصد نے واپس جاکر آپ کو عزیزِ مصر کے پاس حاضر ہونے کا کہا لیکن آپ نے اُس وقت تک جیل سے رہا ہونے سے اِنکار کردیا جب تک عزیزِ مصر کی بیوی والے قضیہ میں آپ کی براءت ظاہر نہ ہوجائے، آپ نے قاصد سے فرمایا :

﴿ اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ اِنَّ رَبِّیْ بِکَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ﴾ [1]

''لوٹ جا اپنے مالک کے پاس ! اور پوچھ اُس سے کیا حقیقت ہے اُن عورتوں کی جنہوں نے کاٹے تھے اپنے ہاتھ۔ میرا رب تو اُن کا فریب جانتا ہے۔''

جب عزیزِ مصر کو اِس واقعہ کی طرف آپ کی رغبت کا علم ہوا تو اُس نے عورتوں کو حاضر کیے جانے کا حکم دیا، جب وہ حاضر ہوگئیں تو بادشاہ نے اُن سے اُس واقعہ کے بارے میں پوچھا، اُنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بری ہونے کی گواہی دی نیز عزیزِ مصر کی بیوی نے بھی اپنے جرم کا اِعتراف کرلیا اور کہنے لگی :

﴿ اَلْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴾ [2]

[1] سُورۂ یوسف : ۵۰ [2] سُورۂ یوسف : ۵۱

''اَب کھل گئی سچی بات، میں نے پھسلایا تھا اُس کو اور وہ سچا ہے۔''

عزیزِ مصر کے سامنے جب آپ کی بے گناہی ثابت ہوئی تو اُس نے آپ کو باعزت طور پر رہا کرنے کا حکم دیا اور آپ کو اپنا وزیرِ خزانہ مقرر کرلیا۔ آپ کے پاس اِس عہدے پر فائز ہوتے ہی دریا کے پانی میں تیزی آگئی، زمین کثرت سے غلہ اُگانے لگی، سات سالوں میں ہر طرف خوشحالی ہوگئی اِس کے بعد قحط کے سات سال شروع ہوئے۔ قحط نے مصر سے کنعان تک کا علاقہ لپیٹ میں لے لیا جہاں آپ کے بھائی رہائش پذیر تھے۔

قحط سالی کے دوران ایک سال حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنا سرمایہ لے کر گندم خریدنے مصر آئے، آپ کے پاس پہنچ کر اُنہوں نے آپ سے گندم طلب کی، آپ نے اُن کو پہچان لیا لیکن وہ نہ پہچان سکے۔ اُن کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے جس بھائی کو کنویں میں ڈال چکے تھے وہ عزیزِ مصر بن چکا ہے وہ جب گندم خرید کر قیمت اَدا کر چکے تو آپ نے اُن سے فرمایا آئندہ جب غلہ لینے آؤ تو اپنے ساتھ اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو بھی لے کر آنا۔ بنیامین آپ کے حقیقی بھائی تھے، آپ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ اُن کی اَدا کردہ قیمت اُن کے مال میں چھپا دو تاکہ وہ وزیرِ مصر کو اچھا آدمی سمجھیں اور دوبارہ اپنے بھائی بنیامین کو ساتھ لے کر آئیں۔ اُنہوں نے واپس آکر اپنے والد صاحب کو اِطلاع دی کہ آئندہ صرف اِسی صورت میں غلہ مِل سکے گا جب ہم اپنے بھائی بنیامین کو بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کا قصہ یاد آگیا، آپ نے بنیامین کو اُن کے ساتھ بھیجنے سے اِنکار کر دیا اور فرمایا :

﴿هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ﴾ [1]

''میں کیا اِعتبار کروں تمہارا اِس پر، مگر وہی جیسا اِعتبار کیا تھا اِس کے بھائی پر اِس سے پہلے۔''

---

[1] سُورۂ یوسف : ۶۴

جب آپ کے بھائیوں نے اپنا سامان کھولا تو اُنہوں نے غلہ کی اَدا کردہ قیمت اپنے سامان میں موجود پائی۔ اُنہوں نے اپنے والد صاحب کو اِس سے آگاہ کیا اور اپنے بھائی بنیامین کو ساتھ لے جانے پر بضد ہوگئے اور بنیامین کی حفاظت اور صحیح وسلامت واپسی کے بے شمار عہد و پیمان باندھے حتی کہ یعقوب علیہ السلام کو اِطمینان ہوگیا اور آپ نے بنیامین کو ساتھ لے جانے کی اِجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے بھائی بنیامین کو لے کر مصر روانہ ہوگئے، حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بنیامین کو اپنے ساتھ رکھنے کی ایک تدبیر سوچی اور بنیامین کو اِس سے آگاہ کردیا۔ آپ نے بھائیوں کو مطلوبہ مقدار میں غلہ دے دیا پھر آپ نے بادشاہ کا غلہ ناپنے کا آلہ بنیامین کے سامان میں رکھوا دیا، جب قافلہ روانہ ہونے لگا تو منادی نے اعلان کیا کہ بادشاہ کا غلہ ناپنے کا آلہ چوری ہوگیا ہے اُس وقت چور کی سزا یہ تھی کہ چور جس شخص کا سامان چوری کرتا وہ اُس کا غلام بنادیا جاتا تھا۔

سرکاری اہلکاروں نے جب سامان کی تلاشی لی تو غلہ ناپنے کا آلہ بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا، اِس پر یہ فیصلہ ہوا کہ بنیامین وزیرِ مصر کے پاس رہیں گے اور واپس نہ جاسکیں گے۔ بھائی اَب اِس سوچ میں پڑ گئے کہ وہ بنیامین کے بغیر باپ کو کیا منہ دکھائیں گے جبکہ وہ اپنے والد صاحب سے بنیامین کی بہ حفاظت واپسی کا پختہ عہد کر چکے تھے چنانچہ اُنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے درخواست کی کہ وہ بنیامین کے بدلے اِن میں سے کسی کو رکھ لیں۔ بڑا بھائی خاص طور پر اِصرار کرنے لگا اور کہنے لگا کہ وہ بنیامین کے بغیر اِن کے ساتھ واپس نہیں جائے گا مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن کی درخواست مسترد فرمادی اور فرمایا :

﴿ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴾ [1]

''اللہ پناہ دے کہ ہم کسی کو پکڑیں مگر جس کے پاس پائیں ہم اپنی چیز۔ تو ہم ضرور بے اِنصاف ہوئے۔''

---

[1] سُورۂ یوسف : ۷۹

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی نا اُمید ہو کر واپس لوٹے اور اُنہوں نے آپ کو نہ پہچانا، واپس آکر اُنہوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اِس سارے واقعہ کی اِطلاع دی، آپ نے اِس بات کی بھی تصدیق نہ فرمائی اور اُن سے فرمایا :

﴿ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ﴾ (سُورۂ یوسف : ۸۳)

''کوئی نہیں، بنالی ہے تمہارے جی نے ایک بات، اَب صبر ہی بہتر ہے۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کا غم تازہ ہو گیا، آپ بہت زیادہ روئے یہاں تک کہ آپ کی بصارت جاتی رہی۔ آپ کے بیٹے آپ کو تسلیاں دیتے رہے کہ خود پر ترس کھائیں اور اِس قدر غمگین نہ ہوں۔ آپ نے جواب دیا :

﴿ اِنَّمَآ اَشْكُوْ بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ ١

''میں کھولتا ہوں اپنا اِضطراب اور غم اللہ کے سامنے اور جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اُن سے فرمایا کہ دوبارہ مصر جاؤ اور یوسف علیہ السلام اور آپ کے بھائی کو تلاش کرو۔

﴿ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴾ (سُورۂ یوسف : ۸۷)

''اے بیٹو ! جاؤ اور تلاش کرو یوسف کو اور اُس کے بھائی کو اور نا اُمید مت ہو اللہ کے فیض سے، بے شک نا اُمید نہیں ہوتے اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں۔''

وہ مصر گئے اور اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے لیکن آپ کو پہچان نہ سکے، اُنہوں نے آپ سے درخواست کی کہ اُن کے ساتھ حسنِ سلوک کریں اور اُنہیں صدقہ دیں، تب حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن سے فرمایا :

---

١ سُورۂ یوسف : ۸۶

﴿ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴾ (سُورۂ یوسف : ۸۹)

''کچھ تم کو خبر ہے کیا کیا تم نے یوسف سے اور اُس کے بھائی سے جب تم کو سمجھ نہ تھی۔''

وہ حضرت یوسف کو پہچان گئے اور تعجب کے ساتھ آپ سے دریافت کیا :

﴿ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ﴾ (سُورۂ یوسف : ۹۵) ''کیا سچ تو ہی یوسف ؟''

حضرت یوسف علیہ السلام نے جواب دیا :

﴿ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَا اَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (سُورۂ یوسف : ۷۹)

''میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی۔ اللہ نے اِحسان کیا ہم پر، اَلبتہ جو کوئی ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ ضائع نہیں کرتا حق نیکی والوں کا۔''

اُن کے چہروں پر دہشت اور ندامت و شرمندگی کے آثار ظاہر ہوگئے، وہ حضرت یوسف علیہ السلام سے معذرت کرنے لگے اور معافی مانگنے لگے، آپ نے اُنہیں معاف کر دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق معلوم ہوا تو آپ نے اپنے بھائیوں کو اپنی قمیص دی اور اُن سے فرمایا :

﴿ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا وَّاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴾ (سُورۂ یوسف :۹۳)

''لے جاؤ یہ کرتہ میرا، اور ڈالو اِس کو میرے اَبو کے منہ پر کہ چلا آئے آنکھوں سے دیکھتا ہوا اور آجاؤ میرے پاس گھر اپنا سارا۔''

وہ لوگ مصر سے نکلے اور کنعان کی راہ لی، اُن کے کنعان پہنچنے سے پہلے ہی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا :

﴿ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴾ (سُورۂ یوسف : ۹۴)

''میں پاتا ہوں یوسف علیہ السلام کی بو، اگر نہ کہو مجھ کو کہ بوڑھا بہک گیا۔''

جب یہ لوگ گھر پہنچے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کی خوشخبری حضرت یعقوب علیہ السلام کو سنائی اور آپ کے چہرے پر قمیص ڈالی تو آپ کی بینائی لوٹ آئی، آپ نے فرمایا :

﴿ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ اِنِّیْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾(سورہ یوسف : ۹۶)

''میں نے نہ کہا تھا تم کو کہ میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے۔''

بیٹوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے درخواست کی۔

﴿ یٰاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا کُنَّا خٰطِئِیْنَ ﴾(سورۂ یوسف : ۹۷)

''اے باپ ! بخشو ہمارے گناہوں کو، بے شک ہم تھے خطا کار۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اُن کو معاف فرمادیا، اِس کے بعد سب مصر آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن کا اِستقبال کیا اور والدین کو بلند مقام پر بٹھایا اور اُن سے درخواست کی کہ وہ سب مصر میں رہیں، بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو سجدۂ تشکر و تعظیم کیا، یہی حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کی تعبیر تھی۔ آپ نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے فرمایا :

﴿ یٰاَبَتِ ھٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَھَا رَبِّیْ حَقًّا﴾(سورۂ یوسف : ۱۰۰)

''اے باپ! یہ بیان ہے میرے اُس پہلے خواب کا، اِسکو میرے رب نے سچ کر دِکھایا۔''

پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی اِن الفاظ میں حمد و ثنا بیان کی :

﴿ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴾

(سورۂ یوسف : ۱۰۱)

''اے رب ! تو نے دی مجھ کو حکومت اور سکھایا مجھ کو باتوں کا پھیرنا، اے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے ! تو ہی میرا کارساز ہے دُنیا میں اور آخرت میں، موت دے مجھ کو اِسلام پر اور مِلا مجھ کو نیک بختوں میں۔''

(جاری ہے)

قسط : ۳۰

سیرت خُلفائے راشدین

﴿ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنوی ؒ ﴾

✡ ✡ ✡

اَمیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفّان ذوالنّورین ؓ

حضرت عثمان ؓ کے بعض حالات و کرامات و چند کلمات :

(۱) حضرت حماد بن زید ؒ کہتے ہیں کہ چالیس دِن سے زائد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ قائم رہا مگر اِتنی طویل مدت میں کوئی لفظ اُن کی زبان سے ایسا نہ نکلا جس میں کسی بدعتی کو کوئی سہارا ملتا۔

(۲) حضرت عبداللہ بن شداد ؒ کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اُن کے زمانۂ خلافت میں جمعہ کے دِن منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا اُس وقت جو لباس وہ پہنے ہوئے تھے اُس کی قیمت چار پانچ درہم سے زائد نہ تھی۔

(۳) حضرت حسن بصری ؒ کہتے ہیں کہ میں نے زمانۂ خلافت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اور سنگریزوں کے نشانات اُن کے پہلو میں بن گئے تھے، لوگ کہتے ہیں کہ یہ اَمیر المومنین ہیں اور اِس حالت میں رہتے ہیں۔

(۴) ایک روز ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، راستے میں کسی اَجنبی عورت پر اُس کی نگاہ پڑ گئی تھی۔ آپ نے فرمایا بعض لوگ میرے پاس اِس حالت میں آتے ہیں کہ اُن کی آنکھوں میں زِنا کا اَثر ہوتا ہے، ایک شخص نے کہا کہ کیا بعد رسول اللہ ﷺ کے وحی نازل ہوئی ؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ فراستِ اِیمانی سے یہ باتیں معلوم ہوجاتی ہیں۔

(۵) حضرت نافع ؒ کہتے ہیں کہ جہجاہ غفاری نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک لکڑی ماردی تھی تو اُس کے پاؤں میں گوشت خورہ[۱] نکل آیا تھا۔

---

[۱] گوشت خورہ ایک بیماری ہوتی ہے جو کبھی اچھی نہیں ہوتی۔

(۶) اَبو قلابہ کہتے ہیں کہ میں ملکِ شام میں تھا ایک شخص کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہائے آتشِ دوزخ سے میری خرابی ! میں نے دیکھا کہ اُس کے دونوں ہاتھ دونوں پاؤں کٹے ہوئے تھے منہ کے بل زمین پر گرا ہوا تھا۔ میں نے اُس کا حال پوچھا تو اُس نے کہا کہ میں اُن لوگوں میں تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے اَندر اُنہیں شہید کرنے کو گئے تھے، جب میں اُن کے قریب گیا تو اُن کی بیوی نے شور کیا میں نے ایک طمانچہ اُن کے مار دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بد دُعا دی کہ خدا تیرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دے اور تجھے دوزخ میں ڈال دے، یہ سن کر میرے بدن پر لرزہ ہو گیا اور میں بھاگ اُٹھا مگر اَب میری حالت یہ ہے جو تم دیکھ رہے ہو، ہاتھ پاؤں تو میرے کٹ چکے بس اَب آتشِ دوزخ میں جانا باقی ہے۔ یہ سن کر میں نے کہا کہ جاؤ دُور ہو۔

(۷) یزید بن حبیب کہتے ہیں کہ جس قدر لوگ مصر سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بغاوت کر کے آئے تھے اُن میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جس کو جنون نہ ہو گیا ہو۔

(۸) اِمام مالکؒ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا گزر حشِ کوکب میں ہوا، آپ وہاں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ عنقریب کوئی نیک شخص یہاں دفن ہوگا چنانچہ سب سے پہلے اُس مقام پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے۔ (جاری ہے)

۞ ۞ ۞

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اَور درسگاہیں

(۳) کتب خانہ اَور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اَجر ہے۔ (ادارہ)

قسط : ۶

فرقہ واریت کیا ہے، کیوں ہے اور سدباب کیا ہے ؟

﴿ حضرت مولانا منیر اَحمد صاحب، اُستاذ الحدیث جامعہ اِسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا ﴾

کیا علماء فرقہ پرست ہیں :

پس فرقہ واریت کو ختم کرنے کی اَصل ذمہ داری تو اِسلامی حکومت پر ہے لیکن اگر حکومت اِس میں بے حسی و غفلت کا مظاہرہ کرے بلکہ فرقہ واریت کرداروں اور ذمہ داروں کو تحفظ دیکر فرقہ واریت کو تحفظ دے تو اَوّلاً علماءِ حق اَفْضَلُ الْجِهَادِ کَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ کے مطابق حکومت کو فرض شناسی کا اِحساس دلائیں اور حکومت کی غفلت و بے حسی کو دُور کرکے فرقہ واریت کی حقیقت بھی سمجھائیں اور حکومت کو فرقہ واریت ختم کرنے کی طرف متوجہ کریں لیکن اگر سب کچھ کے باوجود حکومت ٹس سے مس نہ ہو تو پھر علماءِ کرام عدالت کی طرف رُجوع کریں اور عدالتیں بھی ساتھ نہ دیں اُدھر باطل فرقہ اپنی فرقہ واریت کو خوب پھیلا رہا ہے اور فرقہ وارانہ مہم کو تیز سے تیز تر کرتا جا رہا ہے حتی کہ عامۃ المسلمین اُن کے دھوکہ میں آکر اِس فرقہ واریت کا حصہ بن کر صراطِ مستقیم کے متواتر و متوارث سلسلۃ الذہب سے ہٹتے اور کٹتے جا رہے ہیں تو ایسی صورت میں علماءِ حق پر فرض ہے کہ وہ حفاظتِ دین اور قوم میں مذہبی اِتحاد قائم رکھنے اور باطل یعنی فرقہ واریت کا راستہ روکنے کے لیے علمی دلائل کے ساتھ اِس صحیح اور سچے عقیدہ و عمل کی طرف قلم و زبان اور تقریر و تحریر کے ذریعے دعوت دیں جو اُمتِ مسلمہ کے درمیان تواتر و تسلسل کے ساتھ اُوپر سے چلا آرہا ہے اور باطل فرقے نے جو نیا عقیدہ، نیا عمل اور نیا مذہب بنا کر کتاب وسنت کے حوالے سے پیش کیا ہے، پیش کرکے کتاب وسنت کے نام پر لوگوں کے مال و اِیمان کو لوٹا ہے، اُس فرقہ کی دھوکہ بازی اور اُس کا بطلان واضح کریں اور باطل فرقہ کی طرف سے پیدا کیے گئے تمام شکوک وشبہات کا اِزالہ کریں تاکہ عامۃ المسلمین اُن کی فرقہ واریت کے جال میں پھنس کر فرقہ واریت

کا حصہ بننے کی بجائے سبیل المؤمنین پر چل کر سلسلہ اِتحاد کی کڑی بن جائیں۔ دفاعِ حق اور حفاظتِ دین کی اِس محنت کا نام فرقہ واریت نہیں بلکہ ''اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر'' ہے، یہ فرقہ واریت نہیں بلکہ ''دعوت اِتحاد'' ہے، یہ فرقہ واریت نہیں بلکہ فرقہ واریت والے فساد کے خلاف جہاد ہے، یہ فرقہ واریت کے شجرِ خبیثہ کی آبیاری نہیں بلکہ اُس کی بیخ کنی ہے اور اِس کا نام فرقہ پرستی نہیں بلکہ ''حق گوئی اور حق پرستی'' ہے۔

اے برادرانِ اِسلام ! ایسے مجاہد، جرأت مند، حق گو علماء بسا غنیمت ہیں، یہ علماء اللہ کی رحمت ہیں بلکہ بقائے دُنیا اور نزولِ رحمت کا ذریعہ ہیں، یہی جماعت وہ طائفہ منصورہ ہے جس کے بارے میں محسنِ اعظم سرورِ کائنات ﷺ کا اِرشادِ گرامی ہے :

وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰی اَمْرِاللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَأْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ .(بخاری شریف کتاب العلم رقم الحدیث ۷۱)

''اور یہ اہلِ حق کی جماعت قیامت تک قائم رہے گی اِن کو کوئی مخالف نقصان نہ پہنچا سکے گا۔''

یعنی نہ اِن کی اِستقامت میں فرق آئے گا اور نہ وہ اپنے مشن سے پیچھے ہٹیں گے اور یہی جماعت خیر اُمت کا مصداق ہے جس کے متعلق اِرشادِ ربانی ہے :

﴿ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ﴾ (سُورہ الِ عمران : ۱۰۹)

''تم بہترین اُمت ہو کہ تمہیں لوگوں کی نفع رسانی کے لیے اور اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لیے ظاہر کیا گیا ہے۔''

اور یہ وہی مؤمن ہیں جن کے متعلق قرآن نے کہا :

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ﴾(سُورۃ التوبہ : ۷۱)

''مؤمنین ایک دُوسرے کے دوست ہیں اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں۔''

اِن ہی مؤمنین کو خوشخبری دی :

﴿ اُولٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾(سُورۃ التوبہ : ۷۱)

''اللہ اُن پر یقینا رحمت فرمائے گا اور اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اُن کو پُر رونق باغات اور عمدہ رہائش گاہیں عطا کرے گا، اِن سے بھی بڑھ کر نعمت اللہ کی رضا ہے۔''

یہ مجاہدین علماء تمام مسلمانوں کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ وہ پوری اُمت مسلمہ کی طرف سے اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سراَنجام دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے :

﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾(سُورہ اٰلِ عمران :۱۰۴)

''تم میں سے لازماً ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ اَنجام دے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔''

دُنیا اِن علماء کو فرقہ پرست اور شر پسند کہے یا اِنتہا پسند اور بنیاد پرست قرار دے ، اِن کو تخریب کاری اور دہشت گردی کا طعنہ دے یا فرقہ واریت اور اَمن شکنی کا اِلزام دے، قرآنِ پاک اِن خوش بخت ،خوش نصیب ،سعادت مند علماء کو خَيْرَ اُمَّةٍ ، اُولُو بَقِيَّةٍ ، اَلْمُفْلِحُوْنَ ، اَلْمُؤْمِنُوْنَ ، اَلصَّالِحُوْنَ کے اَعلیٰ القاب سے نواز کر وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ کا پروانہ عطا کرکے بشارت دیتا ہے ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ .(سُورۃ التوبہ : ۷۲)

اللہ تعالیٰ نے اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غفلت وترک کو موجبِ ہلاکت فرمایا ہے۔ سورۂ ہود میں ہے فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ تا مُجْرِمِيْنَ یعنی اِن ہلاک شدہ بستیوں میں اہلِ علم فَسَادٌ فِي الْاَرْضِ سے کیوں نہیں روکتے تھے (جس کی وجہ سے ہم نے سب کو ہلاک کردیا) اَلبتہ جو چند اَفراد نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرْ کرتے تھے ہم نے صرف اُن کو نجات دی۔ اور اُن ہلاک شدہ لوگوں کی ہلاکت کی وجہ یہ تھی کہ اُنہوں نے آرام پرستی اور عیش پسندی کے پیچھے پڑکر نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرْ کا فریضہ چھوڑ دیا تھا اور

سورۃ الاعراف میں ہے وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ تا خَاسِئِيْنَ۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی قوم کا واقعہ ہے ہم اُن کی زبانِ حال کو زبانِ قال میں ڈھال کر حقیقتِ حال سے آگاہی کی کوشش کریں گے اُن کو حکمِ اِلٰہی تھا کہ وہ ہفتے والے دن مچھلی کا شکار نہ کیا کریں لیکن اِتفاق کی بات یہ کہ ہفتے کے دِن مچھلیاں زیادہ ظاہر ہوتیں۔ اِن حالات میں جدید محققین اور جدید شارحین کا ایک گروہ پیدا ہو گیا جو یہ سوچنے لگے کہ اِس طرح تو قوم کا بہت اِقتصادی و معاشی نقصان ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے اِس حکم کی ایسی تشریح کی جائے کہ شریعت بھی رہ جائے اور مچھلی بھی ہاتھ سے نہ جائے۔ وہ کہنے لگے اَب تک جو اِس حکم کی یہ تشریح ہوتی رہی ہے کہ نہ مچھلی کو پکڑنا ہے نہ اِن کو کسی گڑھے میں محبوس و محفوظ کرنا ہے، یہ غلط ہے۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہفتے والے دن مچھلی کو مت پکڑو اور اگر ہفتے والے دِن مچھلیوں کو گڑھوں میں اِس طرح محبوس و محفوظ کر دیں کہ واپس دریا میں نہ جا سکیں اور اِتوار کے دن اِن کو پکڑ لیں تو یہ اِس حکم کی خلاف نہیں۔ اُن جدید محققین نے اِس نئی تحقیق کی بنیاد پر نیا مذہب جاری کیا اور ایک نیا فرقہ بنا ڈالا اور کچھ لوگوں کو چکنی چپڑی باتیں کر کے اپنے ساتھ مِلا لیا، یوں فرقہ واریت شروع ہو گئی لہٰذا قوم تین گروہوں میں بٹ گئی۔

ایک گروہ فرقہ واریت کا علم بردار جدید فرقہ تھا یعنی ہفتے والے دن مچھلیوں کو چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں محبوس کرنے والا طبقہ، وہ اپنے اِس عمل کو حکمِ شرعی کے خلاف نہیں سمجھتا تھا۔

دُوسرا گروہ اہلِ حق کا تھا جن کا دعوی تھا کہ حکمِ شرعی کی وہ تحقیق و تشریح جو پہلے سے چلی آرہی ہے، وہی حق وہی سچ اور وہی صحیح ہے۔ قومی وحدت اور قومی اِتحاد و اِتفاق کا تقاضا بھی یہی ہے اپنی نئی تحقیق اور نئی تشریح کر کے اِس کی بنیاد پر نیا مذہب اور نیا فرقہ بنانا فرقہ واریت ہے جو بہت بڑا فتنہ اور فساد ہے لہٰذا اِس سے باز آجانا چاہیے۔ وہ ایک طرف عوام الناس کو سمجھاتے اور اُن کو فرقہ واریت سے بچانے کے لیے اُسی متواتر و متوارث تحقیق کے مطابق حکمِ اِلٰہی پر عمل کرنے کی دعوت دیتے جو فرقہ واریت کے مقابلے میں دعوتِ اِتحاد تھی۔

دُوسری طرف اِن روشن دماغ جدید محققین کو سمجھاتے کہ تمہاری یہ نئی تحقیق غلط ہے اِس کو چھوڑ

دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہفتے کے دن مچھلیوں کے شکار کرنے سے منع کیا ہے اور جیسے مچھلی کو پکڑنا شکار ہے اِسی طرح چھوٹے گڑھے میں مچھلیوں کو اِس طرح محبوس اور محفوظ کر لینا کہ وہ واپس دریا میں نہ جاسکیں اور ہم جب چاہیں اِن کو پکڑ لیں یہ بھی شکار ہے، گویا یہ بھی مچھلی پکڑنے کے مترادف ہے اِس کو بھی عرفِ عام میں شکار ہی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اُن روشن دماغوں اور فرقہ پرستوں کو یہ بات سمجھ نہیں آتی تھی یا اُن میں ضد تھی اور تسلیم کا مادّہ نہ تھا، بہرکیف اُن کی کم فہم یا کج فہم جدید محققین کو یہ بات ناگوار گزری، شاید اُن کا خیال یہ ہو کہ بات وہ ماننی چاہیے جو براہِ راست اللہ یا رسول اللہ کی ہو، شکار کی یہ وضاحت اور یہ تشریح نہ اللہ نے کی ہے نہ اللہ کے رسول نے کی ہے بلکہ یہ تمہاری اپنی تحقیق ہے اور ہم اُمتیوں کے اَقوال اور اُمتیوں کی تحقیق کے پیچھے نہیں چلتے کہ اِس کا نام تقلید ہے اور تقلید شرک ہے۔ اِس لیے ہم آپ لوگوں کی تحقیق کو مان کر تقلید کر کے مشرک نہیں بننا چاہتے لہٰذا ہم اُسی تحقیق پر چلیں گے اور اُسی پر عمل کریں گے جو ہم نے خود کی ہے گویا وہ اپنی تحقیق کو خدا اور رسولِ خدا کی تحقیق سمجھتے ہیں جبکہ یہ تحقیق بھی نہ خدا تعالیٰ نے بتائی ہے نہ رسولِ خدا نے بتائی ہے اور اُمتیوں کی تحقیق ماننا اُن کے نزدیک حرام و شرک ہے تو اِس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اُس جدید فرقے کا ہر فرد غیر شعوری طور پر خدا یا رسول بنا ہوا ہے اور اُن کی سمجھ خدا اور رسول کی سمجھ ہے۔

اہلِ حق کہتے ہم جو اِس حکم شرعی کی تشریح بتا رہے ہیں یہ ماہرین شریعت کی تحقیق ہے اور یہ وہ متواتر اور متوارث تحقیق ہے جو پہلے سے چلی آرہی ہے اِس پر عمل بھی ہوتا آیا ہے نہ تم اِن پہلے ماہرین شریعت کی طرح ماہر ہو، نہ تمہاری یہ تشریح متواتر ہے اور نہ اِس کے مطابق پہلے کبھی عمل ہوا ہے لہٰذا اِس پر اِصرار نہ کرو لیکن ممکن ہے اُن کا اُصول یہ ہو کہ اللہ اور رسول کی بات میں ہر ایک کو غور کرنے کا اور تحقیق کرنے کا حق ہے، ماہر اور غیر ماہر کا اِس میں کوئی فرق نہیں۔ رہی یہ بات کہ تمہاری بیان کردہ تحقیق متواتر اور معمول بہ رہی ہے تو میاں ہم تو صرف اور صرف خدا اور رسول کی بات حجت مانتے ہیں اِس لیے تواتر کی بات ہمارے سامنے نہ کریں۔ دُوسری بات یہ ہے کہ اگر ساری اُمت گمراہ رہی ہے اور ایک غلطی کرتی رہی ہے تو ضروری ہے کہ ہم بھی اُس گمراہی اور غلطی میں اُن کے ساتھ شریک ہو جائیں۔

اہل حق کہتے کہ اَرے بندگانِ خدا ! اگر تمہیں یہ معقول باتیں سمجھ نہیں آتیں اور اِن مسلمہ ومتفقہ حقائق کو تسلیم نہیں کرتے تو چلو اِس بات کو دیکھ لو قوم میں پھوٹ پڑ رہی ہے اور فرقہ واریت پھیل رہی ہے، قوم کا مذہبی اِتحاد و اِتفاق پارہ پارہ ہو رہا ہے اِس لیے قوم پر ترس کھاؤ اور فرقہ واریت پھیلانے سے باز آؤ، وہ یہی جواب دیتے ہوں گے جو آج دیا جاتا ہے کہ تم خاموش ہو جاؤ ہماری تردید نہ کرو، تم اپنی متواتر تشریح کے مطابق حکم اِلٰہی پر عمل کرتے رہو، ہمیں اپنی تشریح کے مطابق عمل کرنے دو، نہ ہم تمہیں کچھ کہتے ہیں نہ تم ہمیں کچھ کہو، بس فرقہ واریت ختم۔

اہلِ حق کہتے ہیں کہ تم جو یہ کہہ رہے ہو کہ ''ہم تمہیں کچھ نہیں کہتے'' یہ جھوٹ ہے کیونکہ ہماری یہ جماعت پہلے سے چلی آرہی ہے اگرچہ تم نے اِن کو گمراہ کہا ہے لیکن اِتنی بات تو ثابت ہوگئی کہ ہماری جماعت پہلے سے چلی آرہی ہے اور تمہاری جماعت کل کا ایک نوزائیدہ نیا فرقہ ہے جو ایک نئی تشریح کے نتیجے میں وجود پذیر ہوا ہے، نئی تشریح کا داعی تمہارا یہ سربراہ پہلے فردِ واحد تھا پھر وہ ہماری جماعت کے آدمیوں کو دھوکہ اور چکر دے کر توڑتا رہا حتی کہ تم نے ہمارے بیسیوں آدمی گمراہ کر کے اپنے ساتھ مِلا لیے، اُن میں سے ہر آدمی ہماری جماعت کا بازو تھا تم نے ہمارے اِتنے بازو کاٹ لیے پھر بھی یہ کہتے ہو کہ ہم تمہیں کچھ نہیں کہتے ، یہ جھوٹ مت بولو۔ دیکھو بات صاف ہے کہ ہم اُس وحدت اور اَکائی کا حصہ ہیں جو شروع سے آرہی ہے اور تواتر کے ساتھ چلتی رہی ہے اور چل رہی ہے ہم اُسی شاہراہ پر چل رہے ہیں جس پر سب اہلِ حق چلتے رہے ہیں، تم نے اِس شاہراہ کو چھوڑ کر الگ پگڈنڈی نکالی ہے اور اُس اِکائی سے کٹ کر ایک الگ فرقی بنائی ہے۔ ہم اپنے لوگوں کو اُسی شاہراہ پر چلنے اور اُسی اِکائی کے ساتھ وابستہ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے، تمہارے دھوکے، تمہارے چکر اور مکر و فریب سے بچانے کے لیے تمہارا مکروہ چہرہ بے نقاب کرتے رہیں گے اور تمہاری پگڈنڈی پر نہ چلنے دیں گے، نہ تمہاری نوزائیدہ فرقی کا حصہ بننے دیں گے کہ قومی وحدت ، مذہبی اِتحاد و اِتفاق اور فرقہ واریت کے سدباب کا تقاضا یہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخوئی اور نجات بھی اِسی میں ہے۔

تیسرا گروہ اِبن الوقت زمانہ ساز، مصلحت بین اور رُوبہ مزاج تھا وہ اگرچہ عملاً اِس جدید فرقہ

سے جدا تھا اور اُسی متواتر تحقیق کے مطابق حکمِ ربی پر عمل پیرا تھا لیکن فرقہ واریت کے حوالے سے اُن کا طرزِ عمل یہ تھا کہ وہ فرقہ واریت پیدا کرنے اور پیدا کرکے اُس کو پھیلانے والے نوزائیدہ فرقہ کو سمجھانے کی بجائے حق گو مجاہدین کی جماعت کو سمجھاتے کہ اللہ جس قوم کو ہلاک کرنے یا سخت عذاب دینے کا اِرادہ فرما چکے ہیں اُس کو تمہاری نصیحت کا کیا فائدہ ؟ لٰہذا تم بھی ہماری روِش اِختیار کرلو کہ اپنا عمل صحیح رکھو اور اِن کو کچھ نہ کہو، اپنا مذہب چھوڑو مت دُوسرے کو چھیڑو مت، گویا وہ زبانِ حال سے کہہ رہے تھے ؎

تو اپنی نبیڑ ، تینوں ہور نال کی
کُڑے تو اپنی گھڑی سنبھال ، تینوں چور نال کی

جماعتِ حقہ مجاہدین نے جواب دیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ اَدا کرکے اللہ کے سامنے سرخرو ہو جائیں اور شاید اُن کو سچ سمجھ آجائے تو وہ بھی ہلاکت و بربادی سے بچ جائیں۔

یہ تینوں گروہ اپنے اپنے طریقہ پر چلتے رہے اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ کن گھڑی کا وقت آگیا تو عذابِ اِلٰہی کی گرفت سے صرف وہ بچے جو فرقہ واریت کی برائی سے بچانے کی کوشش کرتے تھے اور فرقہ واریت کو مٹانے کی محنت کرتے تھے، باقی جدید تحقیق کا علم بردار نوزائیدہ فرقہ اور اُن کے بارے میں خاموش رہ کر اہلِ حق کی جماعت پر تنقید کرکے اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے روکنے والا طبقہ دونوں عذابِ اِلٰہی کا نشانہ بن گئے۔

اِس سے پتہ چلا کہ جیسے صراطِ مستقیم سے اِنحراف کرکے اُس کے مقابلہ میں فرقہ واریت ہلاکت کا سبب ہے اِسی طرح فرقہ واریت کے بارے میں سکوت و مداہنت اِختیار کرنا اور باطل فرقہ کی فرقہ واریت کو پھلتا پھولتا دیکھنے کے باوجود خاموش رہنا یا فرقہ واریت کے خلاف کام کرنے والوں پر طعن و تشنیع کرکے اور اُن کے کام میں رُکاوٹیں پیدا کرکے فرقہ واریت کے لیے میدان ہموار کرنا، یہ بھی ہلاکت اور عذاب کا موجب ہے۔ (باقی صفحہ ۵۸)

قسط : ٦

اِسلامی معاشرت

﴿ حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری، اِنڈیا ﴾

نکاح کرتے وقت کن باتوں کا خیال رہے ؟

عقدِ نکاح :

شریعت کی نظر میں نکاح تکلف و تصنع سے دُور ایک سادہ عمل ہے جسے آج ہم نے سب سے پُر تکلف عمل بنالیا ہے اور خود ہی اپنے لیے مشکلات کا سامان مہیا کر لیا ہے حالانکہ اِسلامی فقہ سادگی کے ساتھ نکاح کی تعریف اِس طرح کرتی ہے :

''نکاح ایسا عقد ہے جس سے عورت سے جسمانی نفع اُٹھانے کی اِجازت حاصل ہو جاتی ہے اور جو گواہوں (دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں) کی موجودگی میں اِصالۃً یا وکالۃً اِیجاب و قبول کے ذریعہ منعقد ہو جاتا ہے، اِس عقد کی بنا پر مرد پر ''مہر'' اور بیوی کے نان و نفقہ اور سکنی کی ذمہ داری اور عورت پر شوہر کی اِطاعت لازم ہوتی ہے۔''

نکاح کی حقیقت یہ ہے جو اُوپر ذکر کی گئی اِس کے علاوہ ہم نے جو لوازمات اَپنا لیے ہیں اُن پر نکاح کی صحت یا اِنعقاد موقوف نہیں ہے۔

مہر :

نکاح میں مہر شرط قرار دی گئی ہے، اِرشادِ خداوندی ہے: ﴿ وَاٰتُوا النِّسَاءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ﴾ (سُورۃ النساء : ۴) ''تم لوگ بیبیوں کو اُن کے مہر خوش دِلی سے دے دیا کرو۔''

سورہ نساء کی آیت ۲۴ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو مہر دینا ضروری ہے۔ نکاح میں مہر اِس طرح لازم ہے کہ اگر عقد کے وقت مہر کا ذکر بھی نہ کیا جائے یا یہ شرط لگا دی جائے کہ مہر نہ ہوگا تو بھی خود بخود مہر مثل واجب ہو جاتا ہے۔ ''مہر مثل'' کا مطلب یہ ہے کہ اُس خاندان اور اُس جیسی عورتوں

کا عرف میں جو مہر مقرر کیا جاتا ہو وہی رکھا جائے۔(ہدایہ ۲/۳۰۴)

حنفیہ کے نزدیک مہر کی کم سے کم مقدار (جسے عرف میں مہر محمدی اور مہر شرع پیغمبری) کہا جاتا ہے دس درہم کے بقدر چاندی ہے۔ (درمختار کراچی ۳/۱۰۱) دس درہم کا وزن ۲ر تولہ ساڑھے سات ماشہ ہے اور موجودہ اَوزان کے بموجب اِس کی تعداد ۳۰ر گرام ۶۱۸ رملی گرام ہوتی ہے (اَیضاً ۱۲۹) مثلاً اگر چاندی کا بھاؤ ۸۰ر روپے فی دس گرام ہو تو مہر کی کم سے کم مقدار تقریباً تین سو روپے ہوگی حتی کہ اگر اِس سے کم مہر مقرر کی گئی تو اُتنی مقدار بہرحال واجب رہے گی۔

اِس زمانہ میں زیادہ مہر باندھنے کو ایک فیشن اور فخر کی چیز بنالیا گیا ہے اور محض ناموری، ریاکاری اور دُنیوی عزت کے خیال سے اپنی وسعت سے زیادہ مہر قبول کیے جاتے ہیں اور شروع ہی سے اِن کی اَدائیگی نہ کرنے کی نیت ہوتی ہے اور نہایت بے غیرتی کے ساتھ یا تو بیوی کی خوشامد دَرآمد کر کے جبراً وقہراً معاف کرالیا جاتا ہے یا پھر پوری زندگی اَدا کرنے کی فکر نہیں کی جاتی اور اگر بیوی مطالبہ کرے تو اِسے سخت ناگواری کا سبب قرار دیا جاتا ہے۔ یہ مہر کی زیادتی بسا اَوقات لڑکی کے لیے بھی نہایت مصیبت کا ذریعہ بن جاتی ہے مثلاً اگر زوجین میں موافقت نہ ہو سکے تو شوہر محض اِس لیے لڑکی کو معلق رکھتا ہے کہ طلاق کی وجہ سے اُسے مہر اَدا کرنا پڑے گا نیز زیادہ مہروں کے رواج کی وجہ سے لڑکے لڑکیوں کی عمریں ڈھل جاتی ہیں اور مال ودولت کے اِنتظار میں نکاح سے رُکے رہتے ہیں، یہ سب خرابیاں قابلِ ترک ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے :

''عورت کی بہترائی میں سے یہ ہے کہ اُس کا رشتہ آسانی سے ہو اور اُس کی مہر کم ہو۔'' (مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۵۵)

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اِرشاد ہے :

''خبردار عورتوں کی مہروں میں حد سے تجاوز اور مبالغہ مت کرو، اگر یہ دُنیوی عزت اور اللہ کی نظر میں تقویٰ کی بات ہوتی تو آنحضرت ﷺ اِس پر عمل فرمانے کے تم سے زیادہ مستحق تھے، مجھے نہیں معلوم کہ آپ ﷺ نے اپنی اَزواجِ مطہرات

اور اپنی صاحبزادیوں میں سے کسی کا نکاح بارہ اُوقیہ چاندی سے زیادہ پر کیا ہو۔''
(مشکوة شریف ج ۲ ص ۲۷۷)

اور ایسے شخص کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے سخت وعید فرمائی ہے جو مہر مقرر کر کے شروع سے اَدا نہ کرنے کا خیال رکھتا ہو، اِرشاد ہے :

''جو شخص کسی عورت سے کم یا زیادہ مہر پر نکاح کرے اور اُس کے دل میں اِس حق کو اَدا کرنے کا خیال نہ ہو تو اگر وہ عورت کا حق اَدا کیے بغیر مر گیا تو قیامت کے دن اللہ کے دربار میں ''زانی'' کی حالت میں لایا جائے گا۔'' (مجمع الزوائد ۴/۲۸۴)

اِس لیے مہروں کی اَدائیگی کا خاص اہتمام کرنا چاہیے اور اِتنی مہریں نہیں باندھنی چاہئیں جن کی اَدائیگی دُشوار ہو جائے، آنحضرت ﷺ کی اَکثر اَزواجِ مطہرات اور صاحبزادیوں کی مہر پانچ سو درہم چاندی منقول ہے، اِس کو ''مہر فاطمی'' کہا جاتا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی تحقیق کے مطابق اِس کا وزن ۱۳۱ر تولہ تین ماشہ چاندی ہے۔ (جواہر الفقہ ۱/۴۲۴) اور موجودہ اَوزان کے اِعتبار سے اِس کی مقدار ایک کلو پانچ سو تیس گرام نو سو ملی گرام چاندی ہوتی ہے۔ (اَیضاح المسائل) (یعنی ۸۰۰۰ر روپے فی کلو کے حساب سے ۱۲ر ہزار تین سو روپے مہر فاطمی کی قیمت ہوگی)۔ ۱

علماء نے مہر فاطمی کی دیگر تعدادیں بھی نقل فرمائی ہیں اِس لیے نکاح خواں اور نکاح کے ذمہ داروں کو چاہیے کہ جب نکاح پڑھا جائے تو جس تحقیق پر عمل مقصود ہو اُس کا وزن وغیرہ بھی صراحةً بیان کر دیں اور رجسٹر نکاح میں درج کر دیں تاکہ بعد میں نزاع کا اندیشہ نہ رہے۔ مہر فاطمی مقرر کرنا اگرچہ ضروری نہیں ہے لیکن اگر زیادتی مقصود ہو تو اُسے ہی مقرر کرنے میں ایک سنت نبوی ﷺ سے مطابقت بھی ہو جائے اور برکت حاصل ہونے کا سبب ہو۔ اِسی بنا پر بعض اَکابر علماء خاص کر شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین اَحمد مدنیؒ اِس پر عمل کی ترغیب دیتے تھے۔ (جاری ہے)

---

۱ آج کل کے حساب سے ۱۳۱ر تولہ تین ماشہ چاندی کی قیمت 85,345 روپے بنتی ہے۔

قسط: ۶

اربعین حدیثا فی فضل سورة الاخلاص

فضائل سورۂ اِخلاص

﴿ الشیخ محمد یوسف بن عبداللہ الارمیونیؒ ، مترجم مولانا قاری عبدالحفیظ صاحب ﴾

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م:۹۱۱ھ) کے شاگرد حضرت علامہ یوسف بن عبداللہ بن سعید الحسینی الارمیونی رحمۃ اللہ علیہ (م: ۹۵۸ھ) کی تصنیف ''اربعین حدیثا فی فضل سورة الاخلاص'' جو سورۂ اِخلاص کی فضیلت پر چالیس اَحادیث نبویہ پر مشتمل ہے ، اِس کا اُردو ترجمہ جامعہ مدنیہ لاہور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م : ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ھ) کے فرزندِ اَرجمند حضرت مولانا قاری عبدالحفیظ صاحب نے کیا ہے جس کی اِفادیت کے پیش ِنظر اِسے نذرِ قارئین کیا جارہا ہے۔ (اِدارہ)

دوسال کے گناہ معاف :

(۲۶) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَرَأَ ﴿ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ مِأَتَیْ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ مِأَتَیْ سَنَةٍ . [۱]

''حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ''جس کسی نے (سورۂ) ﴿ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ دوسومرتبہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اُس کے دوسال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔''

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا ''مَنْ دَخَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ یَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَخَمْسِیْنَ مَرَّةً ﴿ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ فَذٰلِکَ مِأَتَیْ مَرَّةً لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَنْزِلَہٗ فِی الْجَنَّةِ اَوْ یُرٰی لَہٗ.'' [۲]

---

[۱] شعب الایمان للبیہقی ۲۳۱۱ و ۲۳۱۵ [۲] تفسیر قرطبی ج ۸ ص ۸۳۳۹

''حضرت اِبن ِعمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے روز مسجد میں آکر چار رکعات نماز اِس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پچاس مرتبہ (سورۂ) ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ پڑھے تو یہ کل دوسو مرتبہ ہوگئی تو اُسے اُس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک جنت میں اپنی منزل نہیں دیکھ لے گا یا اُسے جب تک منزل دِکھا نہ دی جائے گی۔''

پچاس سال کے گناہ معاف :

(۲۷) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ مِأَتَیْ مَرَّةٍ مُحِیَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْهِ دَیْنٌ .''

(تفسیر قرطبی ج ۸ ص ۸۳۳۹)

''حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا جس شخص نے (سورۂ) ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ کو دوسو مرتبہ پڑھا تو اُس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیے جائیں گے مگر شرط یہ ہے کہ وہ مقروض نہ ہو۔''

(جاری ہے)

قسط : ۲

ڈیجیٹل تصویر
دارُالعلوم دیو بند کا مؤقف اور فتاویٰ

﴿ حضرت مولانا مفتی زین الاسلام صاحب قاسمی اِلٰہ آبادی، اِنڈیا ﴾

ڈیجیٹل تصویر کی حرمت : اَکابر کی عبارات کی روشنی میں

ڈیجیٹل تصویر سے متعلق مظاہر علوم سہارنپور کا ایک فتویٰ دارُالافتاء دارُالعلوم دیو بند تصدیق کے لیے بھیجا گیا تھا جس کی تصدیق کر دی گئی تھی اِس وقت اِسے بھی شاملِ اِشاعت کیا جارہا ہے۔

مخدومی حضرت مفتی صاحب مدظلہم .... دارُالافتاء دارُالعلوم دیو بند

اَلسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال : عرض خدمت اینکہ ''مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کا ایک فتویٰ ''ڈیجیٹل تصویر'' سے متعلق بھیج رہے ہیں، اگر یہ فتویٰ آپ حضرات کی تحقیق کے مطابق درست ہے تو اِس کی تصدیق فرمادی جائے۔ فقط والسلام۔

محمد معاویہ سعدی

شعبۂ تخصص فی الحدیث

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۶/ ذیقعدہ ۱۴۳۲ھ

الجواب وباللّٰہ التوفیق ! ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ کمپیوٹر یا ٹی وی اسکرین پر ظاہر ہونے والے مناظر کی شرعی حیثیت کے بارے میں جامعہ دارُ العلوم کراچی کا مؤقف اور فتوی نظر نواز ہوا جس میں ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ محفوظ کیے گئے عکس کو آئینہ کے عکس پر قیاس کرکے بلکہ اِس سے بھی کم درجہ تسلیم کرکے تصویر سازی سے خارج قرار دیا گیا ہے اور اِس کے جواز کا حکم لکھا ہے، اِس سلسلہ میں چند باتیں غور طلب ہیں :

❶ ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ محفوظ کردہ عکس کو آئینہ کے عکس کی طرح ناپائیدار قرار دے کر تصویر میں داخل نہ ماننا، درست معلوم نہیں ہوتا، دونوں میں واضح فرق موجود ہے، آئینہ کا عکس مستقل نہیں ہوتا، وہ صاحبِ عکس کے تابع ہوتا ہے، آئینہ کے سامنے سے جیسے ہی ذی عکس ہٹے گا عکس بھی فوراً ختم ہو جائے گا، ایک لمحہ کے لیے بھی عکس بغیر ذی عکس کے قائم اور باقی نہیں رہتا اور اگر ذی عکس دوبارہ آئینہ میں اپنا عکس دیکھنا چاہے تو اُس کو دوبارہ آئینہ کے سامنے آنا پڑے گا، بغیر اِس کے اُس کو اپنا عکس نظر نہیں آئے گا جبکہ اِس کے بالکل متضاد ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ برقی ذرّات کی شکل میں جو عکس محفوظ ہوا ہے وہ مستقل ہوتا ہے، صاحبِ عکس کے تابع نہیں ہوتا جب چاہیں اُس کو بلا ذی عکس کے اسکرین پر دیکھ سکتے ہیں۔

❷ حضراتِ اکابر کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ عکس کے جواز کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ کسی سطح پر رنگ و مسالہ سے قائم و پائیدار نہیں ہوتا بلکہ اُس کے جواز کی اَصل وجہ یہ ہے کہ وہ غیر مستقل اور ذی عکس کے تابع ہوتا ہے، بغیر ذی عکس کے ایک لمحہ بھی قائم اور باقی نہیں رہتا، اگر کسی طرح سے اُس کی تبعیت اور ذی عکس پر اِس کا یہ اِنحصار ختم ہو جائے اور اُس میں ایسا اِستقلال پیدا ہو جائے کہ جب چاہیں بلا ذی عکس کے اِس کو دیکھنا ممکن ہو، خواہ رنگ و مسالہ کے ذریعہ قائم کیے بغیر محض اِنعکاسی صورت ہی میں کیوں نہ ہو تو یہ بھی تصویر سازی کے حکم میں داخل ہوگا۔

عکس کے بقاء اور قیام و پائیداری کا مفہوم فقط اِتنا ہے کہ عکس مستقل بن جائے، ذی عکس پر اِس کا اِنحصار ختم ہو جائے اور بلا ذی عکس کے اِس کو دیکھ لیا جانا ممکن ہو، خواہ اُس میں یہ بقاء و پائیداری

اور اِستقلال کسی سطح پر بعینہٖ منعکس اور محفوظ ہو کر ہو جیسا کہ غیر ڈیجیٹل کیمرہ میں ہوتا ہے یا بِلا کسی سطح کے برقی ذرّات کی شکل میں محفوظ اور مقید ہو کر ہو جیسا کہ ڈیجیٹل کیمرہ میں ہوتا ہے اور جہاں تک کسی سطح پر مسالہ وغیرہ کے ذریعہ عکس کے بقاء کا مسئلہ ہے تو چونکہ اُس وقت بغیر سطح اور مسالہ کے عکس کو محفوظ کرنے اور باقی رکھنے کی شکل پیدا نہیں ہوئی تھی اِس لیے سطح اور مسالہ کے ذریعہ بقاء کی قید تھی، یہ قید ''قید واقعی'' ہے ''قید اِحترازی'' نہیں لہٰذا اگر بغیر سطح اور مسالہ کے بھی عکس محفوظ اور باقی رہ جائے تو وہ بھی تصویر محرم میں داخل ہوگا۔ اَحادیث، شراحِ حدیث اور حضراتِ فقہاء کے کلام کے عموم سے بھی اِس کی تائید ہوتی ہے اور حضراتِ اَکابر کی تصریحات سے بھی۔

ذیل میں اِس مسئلہ سے متعلق حضراتِ اَکابر کی مکمل تصریحات درج ہیں، مرسلہ مقالہ میں بعض اَکابر کی تصریحات ناقص نقل کی گئی ہیں جس سے اُن اَکابر کے مؤقف اور منشاء کی صحیح ترجمانی نہیں ہو سکی اور اُس کا رُخ دُوسرا ہو گیا۔

مولانا ظفر اَحمد صاحب عثمانیؒ عکس اور فوٹو کے درمیان فرق کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :

> ''سب سے بڑا فرق دونوں میں یہی ہے کہ آئینہ وغیرہ کا عکس پائیدار نہیں ہوتا اور فوٹو کا عکس مسالہ لگا کر قائم کر لیا جاتا ہے، پس وہ اُسی وقت عکس ہے جب تک مسالہ سے اُسے قائم نہ کیا جائے اور جب اُس کو کسی طریقہ سے قائم اور پائیدار کر لیا جائے، وہی تصویر بن جاتا ہے۔'' (اِمدادُالاحکام ۳۸۴/۴)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ بانی دارُالعلوم کراچی اپنے رسالہ ''آلاتِ جدیدہ کے اَحکام'' میں عکس اور فوٹو کے درمیان فرق پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :

> ''عکس صاحبِ عکس کا ایک عرض ہے جو اُس سے علیحدہ نہیں ہو سکتا، یہی وجہ ہے کہ آئینہ، پانی وغیرہ میں جب تک ذی عکس اُن کے مقابل رہتا ہے تو عکس باقی رہتا ہے اور جب وہ اُن کے محاذات سے ہٹ جائے تو عکس بھی اُس کے ساتھ چل دیتا ہے، دھوپ میں آدمی کھڑا ہوتا ہے اور اُس کا عکس زمین پر پڑتا ہے مگر اُس کا وجود

آدمی کے تابع ہوتا ہے جس طرح یہ چلتا ہے عکس بھی اُس کے ساتھ چل دیتا ہے، زمین کے کسی حصہ پر اُس کا قائم و پائیدار ہونا اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ کسی مسالہ اور رنگ کے ذریعہ سے اُس کی تصویر نہ کھینچ لی جائے۔

حاصل یہ ہے کہ عکس جب تک کہ مسالہ وغیرہ کے ذریعہ سے پائیدار نہ کرلیا جائے، اُس وقت تک عکس ہے اور جب اُس کو کسی طریقہ سے قائم و پائیدار کرلیا جائے تو وہ تصویر بن جاتا ہے اور عکس جب تک عکس ہے، نہ شرعاً اُس میں کوئی حرمت ہے اور نہ کسی قسم کی کراہت خواہ آئینہ، پانی یا کسی اور شفاف چیز پر ہو یا فوٹو کے شیشہ پر اور جب وہ اپنی حد سے گزر کر تصویر کی صورت اِختیار کرے گا خواہ وہ مسالہ کے ذریعہ سے ہو یا خطوط ونقوش کے ذریعہ سے اور خواہ یہ فوٹو کے شیشہ پر ہو یا آئینہ وغیرہ شفاف چیزوں پر، اُس کے سارے اَحکام وہی ہوں گے جو تصویر کے متعلق ہیں۔''

(آلاتِ جدیدہ کے اَحکام ص ۱۴۱)

حضرت مولانا مفتی رشید اَحمد صاحبؒ بانی جامعۃ الرشید کراچی اِسی مسئلہ سے متعلق ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں :

''اِس کو عکس کہنا بھی صحیح نہیں، اِس لیے کہ عکس اَصل کے تابع ہوتا ہے اور یہاں اَصل کی موت کے بعد بھی اُس کی تصویر باقی رہتی ہے۔'' (اَحسن الفتاوی ۹/۸۹)

ایک دُوسرے مقام پر اِسی کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''تصویر اور عکس دو بالکل متضاد چیزیں ہیں : تصویر کسی چیز کا پائیدار اور محفوظ نقش ہوتا ہے، عکس ناپائیدار اور وقتی نقش ہوتا ہے، اَصل کے غائب ہوتے ہی اُس کا عکس بھی غائب ہوجاتا ہے، ویڈیو کے فیتہ میں تصویر ہوتی ہے جب چاہیں جتنی بار چاہیں ٹی وی اسکرین پر اُس کا نظارہ کرلیں اور یہ تصویر تابعِ اَصل نہیں بلکہ اُس سے لاتعلق اور بے نیاز ہے، کتنے لوگ ہیں جو مرکھپ گئے دُنیا میں اُن کا نام ونشان نہیں

مگر اُن کی متحرک تصاویر ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہیں، ایسی تصویر کو کوئی بھی پاگل عکس نہیں کہتا، صرف اِتنی سی بات کو لے کر کہ ویڈیو کے فیتہ میں ہمیں تصویر نظر نہیں آتی، تصویر کے وجود کا اِنکار کردینا کھلا مغالطہ ہے۔'' (اَحسن الفتاوی ۸/۳۰۲)

حضرت مولانا مفتی سعید اَحمد صاحب پالن پوری زید مجدہٗ شیخ الحدیث دارُالعلوم دیوبند شرحِ ترمذی میں تحریر فرماتے ہیں :

''اِسی طرح یہ دلیل کہ کیمرہ کا فوٹو ایک ظل (سایہ) ہے اور خود اِس کا سایہ نہیں ہے جیسا پانی میں سایہ پڑتا ہے بس اِس کو کیمرہ سے برقرار کرلیا جاتا ہے، پس اِس میں کیا حرج ہے ؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ ہر ظل برقرار کرنے ہی سے تو صورت بنتی ہے اور صورت کا سایہ ہونا ضروری نہیں اور مطلق صورت سے فساد پھیلتا ہے، پس جب تک وہ ظل ہے اُس کے اَحکام اور ہیں اور جب اُس کو برقرار کرلیا جائے تو وہ تصویر بن جاتا ہے اور حرام ہو جاتا ہے۔'' (تحفۃ الالمعی ۵/۸۰)

اِن اِقتباسات سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ کسی جاندار کا مطلق عکس محفوظ کرنا خواہ کسی سطح (نگیٹو) پر ہو یا بلا کسی سطح کے برقی ذرّات کی شکل میں ہو، اگر اُس میں ایسا اِستقلال و اِستقرار پیدا ہوجائے کہ جب چاہیں بلا ذی عکس کے اِس کو دیکھا جانا ممکن ہو تو یہ بھی تصویر سازی میں داخل ہے۔

❸ اہلِ فتویٰ حضراتِ اَکابر میں سے جن کی حیات میں حفظِ عکس کی یہ جدید صورت سامنے آئی، اُنہوں نے بھی عکس کی مذکورہ حقیقت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اِس کو تصویر کہا اور ویڈیو کے فیتے میں محفوظ ہونے والے غیر مرئی عکس کو بھی تصویر قرار دیا، حالانکہ ویڈیو کے فیتے میں اِس کا نہ کوئی نام ونشان ہوتا ہے اور نہ کسی آلہ کی مدد سے اِس کو محسوس کیا جاسکتا ہے، ڈیجیٹل کیمرہ اِسی ویڈیو گرافی کا جدید اَیڈیشن ہے، فرق صرف اِس قدر ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں موجود فیتہ کا مادّہ دُوسرا ہے اور حجم بھی بڑا ہے اور ڈیجیٹل کیمرے میں موجود چپ کا مادّہ دُوسرا ہے اور حجم بھی بہت کم۔

حضرت مولانا مفتی رشید اَحمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اِسی غیر مرئی شکل میں محفوظ عکس کے متعلق

تحریر فرماتے ہیں :

''ویڈیو کیمرہ سے کسی بھی تقریب کی منظر کشی کا عمل تصویر سازی کی ایک ترقی یافتہ صورت ہے جیسے قدیم زمانہ میں تصویر ہاتھ سے بنائی جاتی تھی پھر کیمرہ کی اِیجاد نے اِس قدیم طریقہ میں ترقی کی اور تصویر ہاتھ کے بجائے مشین سے بننے لگی جو زیادہ سہل اور دیر پا ہوتی ہے، اَب اِس عمل میں نئی نئی سائنسی اِیجادات نے مزید ترقی کی اور جدّت پیدا کی اور جامد وساکن تصویر کی طرح اَب چلتی پھرتی دوڑتی بھاگتی صورت کو بھی محفوظ کیا جانے لگا، یہ کہنا صحیح نہیں کہ اِس کو قرار و بقا نہیں، اگر اِس کو بقا نہیں تو وہ ٹی وی اسکرین پر چمکتی دمکتی اور اُچھلتی کودتی نظر آنے والی چیز کیا ہوتی ہے ؟ ظاہر ہے کہ یہ وہی تصویر ہے جو کسی وقت لے کر محفوظ کی گئی تھی، صرف اِتنی سی بات ہے کہ کیسٹ کی پٹی میں ایسی فنی جدّت سے کام لیا گیا ہے کہ دیکھنے میں پٹی خالی نظر آتی ہے لیکن ظاہر ہے کہ وہ تصویر معدوم نہیں ہوتی، ورنہ وی سی آر پر دوبارہ کیسے ظاہر ہوسکتی ہے ؟ ''(اَحسن الفتاوی ۹/ ۸۸)

''تصویر اور سی ڈی کے شرعی اَحکام'' نامی رسالہ (مؤلفہ مفتی اَحسان اللہ صاحب شائق، مفتی جامعۃ الرشید کراچی) میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب شہید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ نقل کیا ہے جس میں حضرتؒ نے لکھا ہے کہ :

''ٹی وی اور ویڈیو فلم کا کیمرہ جو تصویریں لیتا ہے وہ اگرچہ غیر مرئی ہیں لیکن تصویر بہرحال محفوظ ہے اور اِس کو ٹی وی پر دیکھا جا سکتا ہے، اِس کو تصویر کے حکم سے خارج نہیں کیا جا سکتا، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہاتھ سے تصویر بنانے کے فرسودہ نظام کے بجائے سائنسی ترقی نے تصویر سازی کا ایک دقیق طریقہ اِیجاد کیا ہے لیکن جب شارع نے تصویر کو حرام قرار دیا ہے تو تصویر سازی کا خواہ کیسا ہی طریقہ اِیجاد کر لیا جائے، تصویر تو حرام ہی رہے گی۔'' (صفحہ ۹۴)

اِسی نو پید صورت کے بارے میں حضرت مولانا مفتی سعید اَحمد صاحب پالن پوری زید مجدہٗ شیخ الحدیث دارُالعلوم دیو بند شرحِ ترمذی میں لکھتے ہیں :

''اِسی طرح ایک دلیل لوگ یہ بھی دیتے ہیں کہ ڈیجیٹل میں اور فلم میں غیر واضح ذرّات کی شکل میں تصویر آتی ہے، پس اِس پر تصویر کا اِطلاق درست نہیں، مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ غیر واضح نکتے کیا کام آئیں گے ؟ اِن کو بہر حال صفحۂ قرطاس (اسکرین) پر واضح کر کے منتقل کیا جائے گا، پس مآلاً وہ تصویر بنیں گے، اِس لیے اِبتداء ہی سے وہ حرام ہوں گے۔'' (تحفۃ الالمعی ۵/۸۰)

ویڈیو گرافی سے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضرت مولانا محمد خالد سیف اللہ رحمانی تحریر فرماتے ہیں کہ :

''ویڈیو گرافی اور فوٹو گرافی کو عکس قرار دینا صحیح نہیں، عکس وہ صورت ہے جس میں ٹھہراؤ اور جماؤ نہ ہو جیسا کہ پانی یا آئینہ میں ہوتا ہے، ویڈیو گرافی اور فوٹو گرافی میں یہ صورت نہیں ہوتی بلکہ صاحبِ تصویر کی صورت رِیل میں محفوظ ہو جاتی ہے اور جماؤ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔'' (کتاب الفتاوی ۶/۱۷۰)

علاوہ اَزیں مرسلہ مقالہ اور فتوی میں جن عرب علماء کے اَقوال کو بطورِ اِستدلال و تائید پیش کیا گیا ہے، یہ درست نہیں، اُن کا تو مؤقف ہی علیحدہ ہے، اُنہوں نے تو عام کیمرے کے فوٹو کو بھی پہلے ہی سے تصویر سے خارج کر رکھا ہے، لہٰذا فتویٰ میں اُن کے اَقوال سے اِستدلال نہ ہونا چاہیے، اِسی طرح بنگلور اِجتماع کے حوالہ سے حضرت مولانا اَسعد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہٗ وغیرہ کی جو رائے نقل کی گئی ہے، وہ دورانِ بحث اُن کی طرف سے پیش کردہ محض ایک بات تھی، نہ وہ اُن کی کوئی حتمی رائے تھی اور نہ ہی سیمینار کا فیصلہ، سیمینار کا فیصلہ ٹی وی کے عدم جواز کا ہی تھا، پس ایسی کچی بات بھی فتویٰ کی بنیاد نہیں ہونی چاہیے۔

4 شریعتِ اِسلامیہ میں تصویر سازی مطلقاً حرام ہے، خواہ تصویر چھوٹی ہو یا بڑی اور خواہ کسی

ذی جسم مادّہ سے بنائی جائے یا غیر ذی مادّہ جسم سے اور خواہ بن جانے اور وجود میں آجانے کے بعد وہ باقی رہے یا نہ رہے۔ اِمام نوویؒ کی صراحت ہے :

" تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم، وھو من الکبائر؛ لأنه متوعد بھذا الوعید الشدید المذکور فی ھذا الحدیث، وسواء صنعه بما یمتھن او بغیرہ، فصنعته حرام بکل حال؛ لأنه فیه مضاھاة لخلق اللّٰه تعالٰی، وسواء ما کان فی ثوب او بساط او درھم او دینار او فلس او اناء او حائط او غیرھا " (شرح مسلم ۲/۱۹۹)

'' تصویر کے تحقق کے لیے قرار و بقاء ضروری نہیں، فقط اِتنا ضروری ہے کہ وہ صاحبِ تصویر اور اَصل کے تابع نہ ہو اور قرار و بقاء کا مفہوم بھی صرف اِتنا ہی ہے، لہٰذا اگر کسی شخص نے کوئی تصویر بنائی اور پھر فوراً اگلے ہی لمحہ اُس کو مٹا بھی دیا تو اُس کو تصویر سازی کا گناہ ہوگا، یا اگر کوئی مشین ایسی ہو جس کی ایک زد سے تصویر بنتی ہو اور دُوسری زد سے فوراً محو ہو جاتی ہو تو یہ بھی تصویر سازی میں داخل ہو کر حرام ہوگا، اِسی طرح ڈیجیٹل کیمرہ اسکرین پر جو شعاعیں پھینکتا ہے تو اسکرین پر تصویر بن جاتی ہے اور اَگلے ہی لمحہ فنا بھی ہو جاتی ہے، ایک سیکنڈ میں ساٹھ فریم بنتے اور ٹوٹتے ہیں اور ظاہر ہے کہ فریم کا ٹوٹنا اور فنا ہونا وجود کے بعد ہی ہوتا ہے اور وجود ہی پر متفرع ہوتا ہے لہٰذا یہ بھی تصویر سازی میں داخل ہوگا۔ ''

قرار و بقاء کے مذکورہ مفہوم کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حضراتِ اَکابر نے سینما کے پردہ پر ظاہر ہونے والے نقوش کو بھی تصاویر قرار دیا، سینما کے پردہ پر نمودار ہونے والے نقوش بھی بنتے اور ختم ہوتے رہتے ہیں، ٹی وی اسکرین پر ظاہر ہونے والے نقوش، پردۂ سینما پر ظاہر ہونے والے نقوش سے مشابہت ومطابقت رکھتے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ پردۂ سینما پر شعاعیں سامنے سے ڈالی جاتی ہیں اور ٹی وی اسکرین پر پیچھے سے، لہٰذا ٹی وی اسکرین پر ظاہر ہونے والے نقوش بھی تصویر میں داخل ہوں گے۔

حضرت مولانا مفتی رشید اَحمد صاحب ؒ (بانی جامعۃ الرشید کراچی) تحریر فرماتے ہیں :

''اگر یہی تسلیم کر لیا جائے کہ وہ (ٹی وی اسکرین پر ظاہر ہونے والی تصویر) مٹ جاتی ہے اور پھر بنتی ہے، یہی عمل ہر لحظہ جاری رہتا ہے تو اِس میں اور زیادہ قباحت ہے کہ بار بار تصویر بنانے کا گناہ ہوتا ہے۔'' (اَحسن الفتاوی ۹/ ۸۹)

5 کسی بھی مسئلہ کی سائنسی تحقیق کرنا برا نہیں، ڈیجیٹل چپ کیسے کام کرتی ہے ؟ اِس کی اہلِ فن سے تحقیق کی جا سکتی ہے لیکن اِس تحقیق پر فتویٰ کا مدار رکھنا مناسب نہیں، فتوی کا مدار اُس شے کے عوامی تصور اور اُس کی ظاہری حیثیت پر ہی ہونا چاہیے، رؤیت ہلال کا مسئلہ منصوص ومصرح ہے کہ اُس کے تحقق کا حکم ظاہری رؤیت و دید پر ہوگا خواہ سائنسی تحقیق کچھ بھی کہتی رہے۔ ماضی قریب میں آلۂ مکبر الصوت کا مسئلہ دَرپیش ہوا تو اِس سلسلہ میں ماہرینِ فن کی مختلف آراء سامنے آئیں لیکن فتوی عوامی تصور کے مطابق نماز کے جواز کا دیا گیا کہ عام لوگ اِس کی آواز کو متکلم کی اَصلی آواز ہی سمجھتے ہیں، اِسی طرح ٹی وی اسکرین پر ظاہر ہونے والی صورتوں کو اگرچہ اَربابِ فن تصویر نہ قرار دیں، امیج کہیں مگر عوام اِن کو صورتیں ہی سمجھتے ہیں، پس فتویٰ اِسی تصور کے مطابق دینا چاہیے۔

آلۂ مکبر الصوت اور سائنسی تحقیق کی شرعی حیثیت پر مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی دارُ العلوم کراچی کی ایک اُصولی تحریر ملاحظہ ہو :

''عام اَحکامِ اِسلامیہ شرعیہ کے ملاحظہ سے یہ اَمر متیقن ہے کہ جن مسائل کا تعلق فلسفیانہ تحقیق و تدقیق یا ریاضی کی باریکیوں یا اِصطرلاب وغیرہ آلات سے ہے، شریعتِ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے اِن سب میں حقائق کی تحقیق و تدقیق سے اغماض کر کے محض ظواہر پر اَحکام دائر فرمائے ہیں جن کو ہر خاص وعام، عالم وجاہل، شہری اور جنگلی آسانی کے ساتھ بدوں اِستعانتِ آلات وحسابات معلوم کر کے خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد شدہ فریضہ سے سبکدوش ہو سکے، رؤیت ہلال اور اِختلاف مطالع کی بحث میں منجمین اور اہل ریاضی کی تحقیقات کو، سمتِ قبلہ میں

اِصطرلاب کے اِستعمال کو اِسی بنا پر مسائلِ شرعیہ کی بنیاد نہیں بنایا گیا بلکہ ہلال کا مدار رؤیت پر اور سمتِ قبلہ کا شہر کی قریبی مساجد پر، پھر محاریب صحابہ پر رکھ دیا گیا، حالانکہ یہ فتویٰ اور اُن کے آلات عہدِ رسالت اور قرون ما بعد میں بکثرت موجود و مروج تھے۔

اِس اُصول کی بنا پر مسئلہ زیر بحث میں دو نتیجے نکلتے ہیں : اَوّل یہ کہ عباداتِ خالصہ میں اِس قسم کے آلات کا استعمال اُصولاً پسندیدہ نہیں جیسا کہ اِس کی تفصیل اِسی رسالہ کے شروع میں آچکی ہے۔

دُوسرے یہ کہ اَگر کسی نے اِن آلات کو مسائلِ مذکورہ میں اِستعمال کر لیا تو اَصل عمل صحت و عدمِ صحت کا مدار پھر بھی اُن فنی تدقیقات پر نہیں بلکہ ظاہرِ حال ہی پر رہے گا مثلاً اگر کسی شخص نے اِصطرلاب وغیرہ کے ذریعہ سمتِ قبلہ قائم کر لی تو شرعاً اُس کی صحت و عدمِ صحت کا معیار فنِ اِصطرلاب کی باریکیاں نہ ہوں گی بلکہ وہی عام مساجد بلدہ کی موافقت و عدم موافقت پر مدار ہوگا۔

مذکور الصدر اصول کے مطابق آلۂ مکبر الصوت کے ذریعہ سنائی دینے والی آواز کو ظاہر و متعارف عوام کے موافق متکلم کی اَصل آواز ہی کہا جائے گا، گو فنی تدقیقات بالفرض یہی ثابت کریں کہ وہ اَصل آواز نہیں بلکہ اُس کا عکس ہے کیونکہ اِس صورت میں اَصل آواز اور اُس آلہ کی آواز کا فرق اِس قدر دقیق ہوگا کہ اُس کو عوام تو کیا خود ماہرین سائنس کو بھی واضح نہ ہوا، اِس لیے اُن میں اِختلاف رہا تو ایسی تدقیقات فلسفیہ، جن کا اِدراک ماہرینِ فن بھی مشکل سے کر سکیں، اَحکامِ شرعی کا مدار نہیں ہو سکتیں بلکہ اُن اَحکام میں حسبِ ظاہر اِس کو اَصل متکلم ہی کی آواز قرار دیا جائے گا۔ واللہ سُبحانہ و تعالٰی اعلم." (آلاتِ جدیدہ کے اَحکام ص ۶۰)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کسی شے کے تصویر ہونے یا نہ ہونے کے معیار و مدار کی

وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''تصویر ہونے یا نہ ہونے کا مدار عرف پر ہونا چاہیے، نہ کہ سائنسی وفنی تدقیقات پر اور عرفِ عام میں اِسے تصویر ہی سمجھا جاتا ہے جیسے شریعت نے صبح صادق اور طلوع وغروب کا علم کسی دقیق علم وفن پر موقوف نہیں رکھا، ظاہری وسہل علامات پر رکھا ہے۔''

(اَحسن الفتاوی ج۹ ص ۸۹)

⑥ تصویر کی حرمت کی علت، خود شارع علیہ الصلٰوۃ والسلام کی صراحت کے مطابق مضاھاۃ لخلق اللہ ہے یعنی تخلیقِ خداوندی کی نقالی اور ہمسری، اِس حوالہ سے یہ بات قابلِ غور ہے کہ مجسّم اور غیر متحرک تصاویر ایک ہی وضع اور حالت پر رہتی ہیں اور محض ظاہری اِعتبار سے خلق اللہ کے مشابہ ہوتی ہیں، ورنہ دَرحقیقت دونوں میں بون بعید اور تباین ہے کہ خلق اللہ زندہ اور متحرک بالارادہ ہے اور خلق العبد سراپا جامد وساکن اور محض ایک نقش اور چھاپہ، مگر دونوں کی حقیقت اور ماہیت میں اِس قدر فرق کے باوجود محض ظاہری تشابہ کی بنیاد پر اِس ظاہری نقش کو بھی اللہ تعالیٰ کی ہمسری اور نقالی میں داخل مانا گیا، تو کیا خلق العبد کے وہ نقوش جو دیکھنے میں زندہ اور متحرک بالارادہ نظر آئیں اور رُوح وجان رکھنے والی اَشیاء کی طرح جملہ اَفعال وحرکات کرتے دکھائی دیں، خلق اللہ کے ساتھ اِتنی زیادہ قربت ومشابہت کے باوجود خلق اللہ کی نقالی اور ہمسری میں داخل نہیں ہوں گے ؟

واقعہ یہ ہے کہ زیر بحث صورت، تصویر سے کمتر نہیں بلکہ اُس سے بڑھ کر ہے اور تصویر کے حرام ہونے کی جو اَصل وجہ اور علت ہے یعنی مضاہاۃ ومشابہت، اِس کا واضح مصداق ہے، نیز تصویریں ٹی وی اسکرین سے لے کر روز اَخباروں میں چھپتی ہیں، پس اِن صورتوں کو اَشبہ بالعکس کیسے قرار دیا جا سکتا ہے ؟ اِن کو اَشبہ بالصور قرار دینا ہی مناسب ہے۔

جس وقت فوٹو گرافی کا مسئلہ نیا نیا پیدا ہوا اور علماء میں اِس کے جواز وعدم جواز کی بحث چھڑی، تو اِس کے جواز کی ایک دلیل یہ بھی پیش کی گئی تھی کہ اِس صورت میں اَعضا کی تخلیق وتکوین نہیں ہوتی، فقط ایک نقش اور چھاپہ ہوتا ہے، لہٰذا یہ تصویر سے خارج ہونا چاہیے، حضراتِ اَکابر نے اِس کو یہ کہہ کر رَد

فرمادیا کہ تصویر کے تحقق کے لیے باقاعدہ اَعضاو جوارح کی تخلیق وتکوین ضروری نہیں، محض ایک نقش بنا دینا بھی تصویر میں داخل ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ بانی دارُالعلوم کراچی کی اِسی سلسلہ کی ایک تحریر ملاحظہ ہو :

''ذرا بھی غور سے کام لیں تو اعضاء کی تخلیق وتکوین تو کوئی مصور بھی نہیں کرتا، اَعضاء کی ظاہری سطح نقش کے ذریعہ بنادیتا ہے، نہ اُس میں رگیں پٹھے بنتے ہیں، نہ ہڈی اور گوشت بنتا ہے، شریعت نے اِس ظاہری سطح کا نقش بنادینے ہی کا نام تصویر رکھا ہے جس کو حرام قرار دیا ہے تو فوٹو میں اعضا کی سطح کو رنگ وروغن کے ذریعہ قائم کردینے اور قلم سے رنگ بھردینے میں کیا فرق ہے ؟ حدیث کے الفاظ میں بھی اِس کو تخلیق نہیں بلکہ مضاہاۃ لخلق اللہ کے الفاظ سے تعبیر فرمایا ہے یعنی تخلیقِ خداوندی کی مشابہت پیدا کرنا اور نقالی اُتارنا، اِس میں ظاہر ہے کہ وہ قلم کے ذریعہ کی جائے یا کسی مشین کے ذریعہ، اِن دونوں میں کوئی فرق نہیں۔'' (تصویر کے شرعی اَحکام ۲۱۴)

❼ اگر کوئی چیز منافع ومفاسد دونوں کو جلو میں لیے ہوئے ہو تو فتوی میں بہت غور کرنا چاہیے، کہ کون سا پہلو غالب ہے، حرمتِ خمر کے سابقہ مرحلہ کی جو آیت سورۂ بقرہ میں ہے، اُس سے یہ اُصول ثابت ہے اور حضراتِ فقہاء کی بھی صراحت ہے :

درء المفاسد اولٰی من جلب المصالح، فاذا تعارضت مفسدة و مصلحة قدم دفع المفسدة غالباً ، لان اعتناء الشّرع بالمنهيات اشد من اعتنائه بالماموراتِ. (الاشباه والنظائر لابن نجيم : ۱/ ۲۹۰)

ٹی وی میں بے شک کچھ منافع ہیں جو اَظہر ہیں مگر اِس کے مفاسد کا پہلو غالب ہے جیسا کہ تجربہ ہے، جب ٹی وی کی صورتوں کو حرام صورتوں سے خارج کردیا جائے گا اور ٹی وی کو جائز کہہ دیا جائے گا تو یہ سانپوں کی پٹاری ہر دیندار مسلمان کے گھر میں داخل ہوجائے گی اور ٹی وی چینلوں پر کسی کا زور نہیں، پس گھر والے ہر طرح کے چینل دیکھیں گے اور اِشاعتِ اِسلام اور دفاع عن المسلمین کا مقصد

تو ایک طرف رہ جائے گا اور صالح اِسلامی معاشرہ تباہ ہو کر رہ جائے گا، فتوے میں اِس کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔

علاوہ اَزیں اِس وقت ''ٹی وی'' مفاسد اور محرمات کا مبدأ اور سر چشمہ بنا ہوا ہے، پوری دُنیا میں جو فحاشی و عریانیت اور بے حیائی و برہنگی مفت تقسیم ہو رہی ہے، وہ ڈیجیٹل نظام کی دَین اور پیداوار ہے، اِس لحاظ سے بھی یہ '' کل ما ادی الی مالا یجوز لا یجوز '' کے تحت ناجائز اور حرام ہونا چاہیے۔

حضرت مولانا مفتی سعید اَحمد صاحب پالن پوری مدظلہم اپنی شرحِ ترمذی میں رقم طراز ہیں :

''تصویر سازی اِس لیے بھی حرام ہے کہ تجربہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اِس وقت ساری دُنیا فحاشی اور عریانیت سے جو بھر گئی ہے، یہ اِسی کیمرے کی نحوست ہے، پہلے گندے فوٹو کوک شاستروں میں چھپتے تھے اور لوگ چپکے چپکے اُن کو دیکھتے تھے مگر اَب ٹی وی، ویڈیو، وی سی آر وغیرہ خرافات کے ذریعہ ہر جگہ یہ ننگے فوٹو پھیل گئے ہیں اور نوجوان نسل تیزی کے ساتھ اِن کا اَثر قبول کر رہی ہے اور '' ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ '' کا منظر عیاں ہے، مکہ اور مدینہ بھی اِس سے نہیں بچے بلکہ اَب تو ڈیجیٹل کیمرے موبائل میں آگئے ہیں اور ہر جیب میں موجود ہیں۔ فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتکٰی !'' (تحفۃ الالمعی ۵/ ۷۹)

اَلغرض ! مذکورہ معروضات کی روشنی میں ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ محفوظ کردہ عکس اور ٹی وی اسکرین پر ظاہر ہونے والی صورتیں بھی تصویر محرم میں داخل ہیں اور مجسّم تصویر سازی اور فوٹو گرافی کی طرح ناجائز اور حرام ہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب.

اَلعبد محمد طاہر عفا اللہ عنہ مفتی مظاہر علوم سہارنپور (یو۔ پی)

یکم ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

اَلجواب صحیح : سعید اَحمد عفا اللہ عنہ پالن پوری خادم دارُ العلوم دیوبند

اَلجواب صحیح : مقصود عالم مفتی اَلجامعہ مظاہر علوم

باسمہ تعالیٰ ! تصدیق کی جاتی ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمد طاہر صاحب مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کا تحریر کردہ فتوی ہذا جس میں ڈیجیٹل تصویر کا حکمِ شرعی مفصلاً بیان کیا گیا ہے، صحیح اور درست ہے ۔ الجواب صحیح والمُجیب مصیب وللہ درہ.
فقط۔ واللہ اعلم

اَلمصدق : زین الاسلام قاسمی اِلٰہ آبادی (نائب مفتی دارُ العلوم دیوبند)

اَلجواب صحیح : وقار علی غفرلہٗ ، حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ

(مفتی دارُ العلوم دیوبند)

☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم، حامدًا و مصلیًا و مسلمًا :

مفتی محمد طاہر صاحب مدظلہ کا جواب درست اور حق ہے ، وَالْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ.

فقط

محمود حسن غفرلہٗ بلند شہری (دارُ العلوم دیوبند)

یوم الثلثاء ۴؍رجب ۱۴۳۲ھ/ ۷؍جون ۲۰۱۱ء

اَلجواب صحیح : فخر الاسلام

(جاری ہے)

مخیّر حضرات سے اَپیل

جامعہ مدنیہ جدید میں بحمد اللہ چار منزلہ دارُ الاقامہ (ہوسٹل) کی تعمیر شروع ہو چکی ہے پہلی منزل پر ڈھائی کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے، مخیّر حضرات کو اِس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی دعوت دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (اِدارہ)

حاصلِ مطالعہ

﴿ حضرت مولانا نعیم الدین صاحب، اُستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور ﴾

عقل کے بغیر تعلیم کافی نہیں :

حکیم الامت حضرت مولانا اَشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

''جب گھر کی عقل اِنسان میں نہ ہو تو نری تعلیم سے کام نہیں چلتا اور اِس حکایت کا مصداق ہو جاتا ہے کہ کسی آقا نے کسی ملازم کو رکھا، اُس نے کہا کہ مجھ کو اُن کاموں کی جو مجھ سے لیے جاویں گے فہرست بنا کر دے دی جاوے، آقا نے فہرست بنا کر دے دی، ایک روز آقا گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں سفر میں چلے، یہ ملازم پیدل ہمراہ ہوا، ایک جگہ کسی مقام پر آقا کے کندھے سے دوشالہ کھسک کر گر گیا تو اُن ملازم صاحب نے وہ فہرست نکال کر دیکھی اُس میں کسی چیز کے گرنے کے بعد اُٹھا لینے کو نہیں لکھا تھا، آپ نے وہ دوشالہ نہیں اُٹھایا، آقا نے منزلِ مقصود پر پہنچ کر دیکھا کہ دوشالہ نہیں ہے، ملازم سے دریافت کیا کہ میاں دوشالہ کا کیا ہوا، کہا حضور وہ تو فلاں مقام پر آپ کے کندھے سے گر گیا تھا، پھر اُٹھایا کیوں نہیں ؟ فہرست سامنے رکھ دی کہ دیکھئے اِس میں کہیں نہیں لکھا کہ اگر کوئی چیز گرے تو اُس کو اُٹھا لیا جائے، آقا نے کہا وہ فہرست لاؤ یہ بھی لکھ دُوں، لکھ دیا کہ اگر کوئی چیز گر پڑے تو اُٹھا لی جائے، اَب جب دُوسری منزل پر پہنچے تو ملازم صاحب نے ایک گٹھڑی لا کر رکھ دی، آقا نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے ؟ کہا کہ حضور یہ گھوڑے کی لید ہے، یہ کیوں لائے ؟ کہا کہ حضور فہرست میں لکھا ہے جو چیز گرے اُس کو اُٹھا لیا جاوے یہ لید گری میں نے اُٹھا لیا۔'' (الاضافات الیومیہ مشمولہ ملفوظات حکیم الامت ج ۸ ص ۳۵۰)

آج کل ہمارے یہاں بھی عقل کا فقدان ہے اور اکثر لوگوں کا وہی حال ہے جو اِس ملازم کا تھا، وجہ اِس کی یہ ہے کہ عقل بڑھتی ہے تعلق مع اللہ اور ذکر وفکر سے، وہ اَب رہا نہیں۔

فطرت نہیں بدلتی :

حضرت اَبو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے آئندہ پیش آنے والی باتوں کے متعلق مذاکرہ (گفتگو) کر رہے تھے، اِس موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا :

"اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَّكَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ." (مسند احمد بحوالہ مشکوۃ ص ۲۴)

''جب تم سنو کہ کوئی پہاڑ اپنی جگہ سے سرک گیا ہے تو اُسے سچ مان لو لیکن جب تم یہ سنو کہ کسی شخص کی فطرت بدل گئی ہے تو اِس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ اِنسان اُسی چیز کی طرف جاتا ہے جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے۔''

ف : ایک دفعہ صحابہ کرامؓ بیٹھے ہوئے آپس میں یہ بحث کر رہے تھے کہ جو چیزیں آئندہ پیدا ہونے والی یا جو باتیں آئندہ پیش آنے والی ہیں آیا وہ نوشتۂ تقدیر کے مطابق ہوتی ہیں یا اَز خود بغیر قضاء وقدر کے واقع ہو جاتی ہیں، اُس مجلس میں حضور اکرم ﷺ بھی تشریف فرما تھے آپ نے اُن حضرات کی بحث سن کر فرمایا : ہر چیز نوشتۂ تقدیر کے مطابق اپنے وقت پر وقوع پذیر ہوتی ہے مثال کے طور پر فرمایا کہ ایک اِنسان اپنی جس جبلت اور خلقت پر پیدا ہوتا ہے اُسی پر ہمیشہ قائم رہتا ہے اور اُسی کی طرف اُس کا حقیقی میلان رہتا ہے مثلاً جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقلمند و دانا پیدا کیا اور اُس کی سرشت وفطرت میں عقل ودانش کا مادّہ وَدیعت فرمایا اور اُس کی تقدیر میں فہم وفراست کے جوہر رکھ دیے تو وہ شخص کبھی بیوقوف اور احمق نہیں ہوسکتا، اِسی طرح جس شخص کی جبلت وخلقت حماقت کے سانچے میں ڈھلی ہو اور جس کو فطرتًا بیوقوف وبلید پیدا کیا گیا ہو وہ عقلمند ودانشمند نہیں ہوسکتا، اِسی طرح جس شخص کی جبلت وخلقت میں شجاعت وبہادری کا جوہر رکھا گیا ہو وہ بزدل نہیں ہوسکتا اور جو شخص پیدائشی بزدل ہو

وہ شجاع و بہادر نہیں ہو سکتا۔

تاریخ میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جن سے اِس حقیقت کا اِظہار ہوتا ہے کہ فطرت نہیں بدلا کرتی خواہ اِنسان کی فطرت ہو یا حیوان کی۔ ایک واقعہ ہم نے اپنے اِبتدائی طالبعلمی کے زمانے میں پڑھا تھا جی چاہا کہ نذرِ قارئین کیا جائے ملاحظہ فرمائیے :

''کسی بڑھیا کے ہاتھ ایک بھیڑیے کا چھوٹا بچہ لگ گیا، وہ اُسے گھر لے آئی اور گھر میں جو بکری تھی اُس کے دُودھ سے اِس کی پرورش کرنے لگی، بھیڑیے کا بچہ بڑا ہوا تو اُس نے بڑھیا کی بکری کو مارڈالا۔ اُس پر بڑھیا نے یہ شعر کہے (اور اپنے غم کا اِظہار کیا)۔''

قَتَلْتَ شُوَيْهَتِیْ وَفَجَعْتَ قَلْبِیْ ۔۔۔ وَاَنْتَ لِشَاتِنَا اِبْنٌ رَبِيْبٌ
غُذِيْتَ بِدَرِّهَا وَغَدَرْتَ فِيْهَا ۔۔۔ فَمَنْ اَنْبَاكَ اَنَّ اَبَاكَ ذِيْبٌ
اِذَا كَانَ الطِّبَاعُ طِبَاعَ سُوْءٍ ۔۔۔ فَلَا اَدَبٌ يُّفِيْدُ وَلَا اَدِيْبٌ

(روضۃ الادب فی تسھیل کلام العرب ص ۸۹)

''تو نے میری پیاری بکری کو مار کر میرا دِل دُکھا دیا حالانکہ تو ہماری بکری کا لے پالک بیٹا تھا، تجھے اُس کے دُودھ سے غذا دی گئی تھی پھر اُسی کے معاملہ میں تو نے دھوکہ دے دیا، تجھے یہ کس نے بتایا تھا کہ تیرا باپ بھیڑیا تھا، بات یہ ہے کہ جب طبیعت (فطرتًا) بری طبیعت ہو تو پھر نہ کوئی اَدب فائدہ دیتا ہے نہ کوئی اَدیب۔''

ایک واقعہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے موقع کی مناسبت سے وہ بھی ذکر کیا جاتا ہے، حضرتؒ فرماتے ہیں :

''ایک حکایت یاد آئی، ایک بادشاہ نے سال بھر تک ایک بلی کو تعلیم دی کہ وہ سر پر چراغ رکھ کر کھڑی رہتی اور روشنی میں بادشاہ کام کرتا رہتا گویا زندہ چراغ ہو گیا،

ایک روز بادشاہ نے وزیر سے اِس کا ذکر کیا کہ ہماری بلی بڑی تعلیم یافتہ ہے حکم کے مطابق کام کرتی ہے، وزیر نے عرض کیا کہ حضور اِمتحان بھی لے لیا ہے ؟ بادشاہ نے کہا کہ اِمتحان ہی کیا تھا، روزانہ ایسا ہی ہوتا ہے، وزیر نے عرض کیا کہ آج حضور اِس کا اِمتحان کرلیا جائے، وزیر نے ایک چوہا پکڑوایا اور جب شب کو بلی کے سر پر چراغ رکھا گیا اُس کے سامنے چوہا چھوڑ دیا اُسی وقت بلی چراغ پھینک کر چوہے کے پیچھے دوڑ پڑی، بادشاہ کو بڑی شرمندگی ہوئی۔'' [۱]

بقیہ : فرقہ واریت کیا ہے

خلاصہ یہ کہ علماءِ حق نہ فرقہ واریت پیدا کرتے ہیں نہ پھیلاتے ہیں اور نہ بڑھاتے ہیں بلکہ وہ فرقہ واریت کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں اِس لیے علماءِ حق کے بارے میں فرقہ واریت کا پروپیگنڈہ کرنا اور فرقہ واریت کے حوالہ سے اِن کو بدنام کرنا عدل و اِنصاف کے خلاف ہے نیز فرقہ واریت کے کرداروں اور ذمہ داروں کو آزاد رکھنا اور اِس کے برعکس اِتحاد اور دعوتِ اِتحاد کے علم برداروں (علماءِ حق) کو ہتھکڑیاں پہنا کر پابندِ سلاسل کر کے اُن کو جیل کی تنگ و تاریک کال کوٹھڑیوں میں بند کرنا اور اُن پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنا، اِس کی مثال تو ایسے ہے جیسے کوئی آدمی پتھروں کو باندھ دے اور کتوں کو چھوڑ دے، پہرے داروں کو بند کردے اور چوروں کو آزاد کردے۔ (جاری ہے)

---

[۱] الافاضاتِ یومیہ مشمولہ ملفوظات حکیم الامت ج ۷ ص ۸۷

شَهَادَةُ الْعَالَمِيَّةِ فِى الْعُلُوْمِ الْعَرَبِيَّةِ وَالْإِسْلَامِيَّةِ

اَسماءِ گرامی طلباء شریك دورۂ حدیث شریف ۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء

﴿ جامعہ مدنیہ جدید مُحمد آباد رائیونڈ روڈ لاہور ﴾

(۱۴۳۵-۰۶-۲۹ھ / 2014 - 04 - 30ء)

نمبرشمار	نام	ولدیت	ساکن	حاصل کردہ نمبر%	التقدیر
1	اسد اللّٰہ	براء ت خان	لاھور	419	جید جدًا
2	اصغرعلی	عبدالغفار	سوات	266	مقبول
3	اعزاز محمد	باز محمد خان	مانسھرہ	326	جید
4	الطاف حسین	نور محمد	لاھور	175	راسب
5	ایاز مسعود	نبی احمد	سیالکوٹ	262	مقبول
6	بصیرالحق	عصمت اللّٰہ	مانسھرہ	259	مقبول
7	بلال احمد	شیرمحمد	کوئٹہ	304	جید
8	جلال الدین	قیوم گل	شانگلہ	248	مقبول
9	جمشید اللّٰہ خان	رفیع اللہ	راولپنڈی	317	جید
10	حافظ ذوالفقار	عبدالسلام	چاغی	248	مقبول
11	حسین احمد	عبدالغفور	کوئٹہ	306	جید
12	حسین احمد	محمد ایاز صدیقی	دیامر	307	جید
13	حکیم خان	تاج محمد	بٹگرام	308	جید
14	حمید اللّٰہ	برات خان	لاھور	413	جید جدًا
15	حمید اللّٰہ	عبد اللّٰہ	چاغی	412	جید جدًا

16	خدا بخش	منشی واحد بخش	رحیم یارخان	383	جید
17	ریحان شاہ	فضل وھاب	صوابی	350	جید
18	ساجد علی	اللہ دتہ	بھکر	306	جید
19	سجاد علی حیدر	میاں محمد	خوشاب	244	مقبول
20	سعید الرحمن	حبیب الرحمن	مظفرآباد	355	جید
21	سعید الرحمن	عبدالرشید	اٹک	259	مقبول
22	سھیل احمد	محمدعزیز خان	گلگت	307	جید
23	سیّد عبدالرحمن	عبدالباری	پشین	165	راسب
24	سیّد نعیم الدین	سیّد نور شاہ	کوئٹہ	240	مقبول
25	شبیر احمد	محمد حسین	قصور	251	مقبول
26	صاحب الرحمن	شرف بیگ	چترال	245	مقبول
27	صداقت امین	غلام ولی	گلگت	248	مقبول
28	ضیاء الرحمن	پائندہ محمد	سوات	372	جید
29	ظفر احمد	ایماندار شاہ	چترال	245	مقبول
30	ظھیرالدین	عبدالصبور	مانسھرہ	254	مقبول
31	عبدالحفیظ	کمال خان	جنوبی وزیرستان	430	جید جدًا
32	عبدالرحمن خان انس	عبدالحق خان بشیر	گجرات	420	جید جدًا
33	عبدالرحیم	محمدخان	علی آباد	462	جید جدًا
34	عبدالقیوم	عبدالغنی	شکارپور	333	جید
35	عبداللہ	تاج علی خان	لکی مروت	303	جید
36	عبدالوھاب	محمدحمزہ	پشین	324	جید
37	عتیق اللہ	عبدالحمید	رستاق	335	جید

38	عرفان اللّٰہ	محمد قاسم خان	لکی مروت	283	مقبول
39	عمران علی صابر	سیّدصابرحسین شاہ	باغ	306	جید
40	غلام الدین	ملا سرور	مرکز	350	جید
41	غلام مرتضٰی	محمدسرور	شیخوپورہ	283	مقبول
42	فرید اللّٰہ	نجیب خان	بنوں	325	جید
43	فیضان شیرین	شیرین اختر	راولپنڈی	308	جید
44	کاشف شہزاد	محمدنواز	چکوال	412	جید جدًا
45	گل قیوم خان	گل صاحب خان	میانوالی	314	جید
46	مجیب الرحمن	محمد افضل	رستاق	250	مقبول
47	محمد ابوبکر	ظفراحمد	سیالکوٹ	301	جید
48	محمد اللّٰہ	ولایت خان	جنوبی وزیرستان	485	ممتاز
49	محمد الیاس	محمد بشیر	مانسہرہ	305	جید
50	محمد انیس الرحمن	محمد خلیل الرحمن	بہاولپور	270	مقبول
51	محمدآصف	محمد شریف	قصور	265	مقبول
52	محمد آصف	محمد شریف	لکی مروت	299	مقبول
53	محمد آصف سردار	سردارمحمد	قصور	303	جید
54	محمدآیازخان	متول خان	کرک	326	جید
55	محمد تنویر	غلام محی الدین	گوجرانوالہ	243	مقبول
56	محمد سلیمان	محمد نقیب	مردان	285	مقبول
57	محمد سلیم	محمد ابراھیم	ڈی آئی خان	245	مقبول
58	محمد عابد	محمد شفیع	قصور	260	مقبول
59	محمد عامر	محمد طاہر	کوہاٹ	423	جید جدًا

60	محمد عمر فاروق	محمد امین	بھکر	295	مقبول
61	محمد عمران	عبدالرشید	سیالکوٹ	250	مقبول
62	محمد عمران	محمد یونس	شیخوپورہ	246	مقبول
63	محمد فاروق	حافظ محمداقبال	ڈیرہ غازی خان	263	مقبول
64	محمد فیصل خان	شیربهادرخان	سوات	300	جید
65	محمد قاسم	محمد اسرائیل	لاھور	304	جید
66	محمد قاسم	محمد یوسف	راولپنڈی	272	مقبول
67	محمد مجیب الرحمن	راجه محمدمختار	راولپنڈی	246	مقبول
68	محمد منیرعباسی	عبدالرزاق عباسی	راولپنڈی	307	جید
69	محمد ندیم	محمد سلیم	قصور	283	مقبول
70	محمد نعمان خان	رحمن شیر	صوابی	310	جید
71	محمد وسیم اختر	محمد اختر	لاھور	306	جید
72	محمد هارون	عبدالرحیم	هری پور	273	مقبول
73	محمد یونس	یارمحمد	لورالائی	364	جید
74	مشتاق حسین	غلام محمد	لیه	268	مقبول
75	معین اکبر	شیراکبر	راولپنڈی	329	جید
76	منورشریف	محمد شریف	قصور	262	مقبول
77	نجیب اللّٰہ	قلات خان	جنوبی وزیرستان	312	جید
78	نصیر احمد	شیراحمد	مانسهره	......	غیر حاضر
79	نیاز محمد	نذر محمد	کوئٹه	251	مقبول

اَخبار الجامعہ

﴿ جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد رائیونڈ روڈ لاہور ﴾

خانقاہِ حامدیہ اور رمضان المبارک :

بحمد اللہ رائیونڈ خانقاہِ حامدیہ میں حسبِ معمول گزشتہ برسوں کی طرح اِس برس بھی رمضان المبارک میں ملک و بیرون ملک سے آئے ہوئے سالکانِ طریقت نے مسجد حامدؒ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب دامت برکاتہم کی معیت میں اِعتکاف کیا اور سلوک و اِحسان، ریاضت و مجاہدہ میں مشغول و مصروف رہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب دامت برکاتہم کی جانب سے مسترشدین و مریدین کے لیے کچھ اِجتماعی اعمال اور کچھ حسبِ حال ہر ایک کے لیے اِنفرادی اعمال کی ہدایات تھیں۔

اِس سال حضرت اَقدس سیّدی و مرشدی مولانا سیّد محمود میاں صاحب دامت برکاتہم نے مندرجہ ذیل سات حضرات کو خرقۂ خلافت و دَستار سے نوازا :

(۱) مولانا گل نواز بن طاؤس خان، ضلع مانسہرہ (فاضل جامعہ مدنیہ جدید)

(۲) مولانا عمر فاروق بن اللہ دتہ، ضلع جھنگ (فاضل جامعہ مدنیہ جدید)

(۳) مولانا اَیاز خان بن متول خان، ضلع کرک (فاضل جامعہ مدنیہ جدید)

(۴) مولانا محمد رضوان مبارک بن مبارک علی، ضلع لاہور (فاضل جامعہ مدنیہ جدید)

(۵) مولانا ضیاء الدین بن محمد شیر خان، ضلع ٹانک (فاضل جامعہ مدنیہ جدید)

(۶) مولانا حکیم خان بن تاج محمد، ضلع بٹگرام (فاضل جامعہ مدنیہ جدید)

(۷) مولانا محمد زبیر بن مولانا عبدالاحد، ضلع لاہور (فاضل جامعہ مدنیہ جدید)

اللہ تعالیٰ اِن سلاسلِ طیبہ کے فیوض و برکات کو اَقوامِ عالم میں تا قیامت جاری و ساری فرما کر قبولیت سے نوازے اور ہمیں اِن مشائخ کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

۲۷ رمضان المبارک بعد نمازِ ظہر خانقاہِ حامدیہ میں حضور اَقدس ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت بھی کروائی گئی۔ اللہ تعالیٰ اِس کی برکات سے متمتع فرمائے، آمین۔

اَلحمد للہ اِس سال ۱۲ رشوال مطابق ۹ اَگست سے جامعہ مدنیہ جدید میں درسِ نظامی کے داخلے شروع ہوئے اور ۱۳ رشوال مطابق ۱۰ اَگست سے جامعہ مدنیہ جدید میں نئے سال کی تعلیم کا باقاعدہ آغاز ہوگیا۔

۲۳ اَگست بروز ہفتہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب، قاری سعید اَحمد صاحب کی دعوت پر تکمیل حفاظِ کرام کی تقریب میں شرکت کے لیے خوشاب تشریف لے گئے جہاں آپ نے حفاظِ کرام میں رُومال پوشی اور اَسناد تقسیم کیں، تقسیمِ اَسناد کے بعد حضرت نے عظمتِ قرآن پر تفصیلی بیان فرمایا، بعد میں حضرت صاحب کے ہاتھ پر حاضرین نے بیعت کی۔

۲۰ اَگست بروز بدھ شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب بناء العلم للبنات کے مہتمم کی دعوت پر تعلیمی سال کے آغاز پر اِفتتاحی بیان کے لیے رائیونڈ تشریف لے گئے۔

وفیات

یکم اَگست کو کریم پارک کے جناب محمد صدیق بٹ صاحب بوجہ عارضہ قلب وفات پاگئے۔

۵ اَگست کو جامعہ مدنیہ جدید کے خیر خواہ جناب رحیم شاہ صاحب کی والدہ صاحبہ طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔

۹ اَگست کو جناب عامر سعید صاحب کے والد صاحب طویل علالت کے بعد وفات پاگئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرماکر جنت الفردوس میں اَعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق نصیب ہو۔

جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہِ حامدیہ میں جملہ مرحومین کے لیے اِیصالِ ثواب اور دُعائے مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔

جامعہ مدنیہ جدید و مسجد حامد

کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجیے

بانیٔ جامعہ حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ نے جامعہ مدنیہ کی وسیع پیمانے پر ترقی کے لیے محمد آباد موضع پاجیاں (رائیونڈ روڈ لاہور نزد چوک تبلیغی جلسہ گاہ) پر برلب ِسڑک جامعہ اور خانقاہ کے لیے تقریباً چوبیس ایکڑ رقبہ ۱۹۸۱ء میں خرید کیا تھا۔ جہاں الحمد للہ تعلیم اور تعمیر دونوں کام بڑے پیمانہ پر جاری ہیں۔ جامعہ اَور مسجد کی تکمیل محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی طرف سے توفیق عطاء کیے گئے اہلِ خیر حضرات کی دُعاؤں اور تعاون سے ہوگی۔ اِس مبارک کام میں آپ خود بھی خرچ کیجیے اَور اپنے عزیز و اَقارب کو بھی ترغیب دیجیے۔ ایک اَندازے کے مطابق مسجد میں ایک نمازی کی جگہ پر دس ہزار روپے لاگت آئے گی، حسب ِاستطاعت زیادہ سے زیادہ نمازیوں کی جگہ بنوا کر صدقۂ جاریہ کا سامان فرمائیں۔

منجانب

سیّد محمود میاں مہتمم جامعہ مدنیہ جدید و اَراکین اَور خدام خانقاہِ حامدیہ

خطوط، عطیات اور چیک بھیجنے کے پتے

سیّد محمود میاں ''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور

فون نمبر : 35330310 - 42 - 92+ فیکس نمبر 35330311 - 42 - 92+

فون نمبر : 37726702 - 42 - 92+ فیکس نمبر 37703662 - 42 - 92+

موبائل نمبر 4249301 - 333 - 92+

جامعہ مدنیہ جدید کا اَکاؤنٹ نمبر (0-7915-100-020-0954)MCB کریم پارک برانچ لاہور

مسجد حامد کا اَکاؤنٹ نمبر (1-1046-100-040-0954)MCB کریم پارک برانچ لاہور